غلام احمد قادیانی

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۲۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دو بار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۳ | مورخہ یکم جون سنہ ۱۹۲۶ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۴ھ | نمبر ۱۱۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

۲۸ مئی (جمعہ) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طبیعت ناساز رہی۔ چنانچہ حضور نماز جمعہ پڑھانے کے لئے بھی تشریف نہ لاسکے۔ آج (۳۰ مئی) نسبتاً افاقہ ہے۔ اور حضور نماز کے لئے تشریف لائے ہیں۔

۲۸ مئی (جمعہ) کی شام کو جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے چوک بازار قادیان میں ایک عام طبی لیکچر دیا جس میں امراض وبائی علی الخصوص طاعون اور اس کے علاج کے متعلق ہر قسم کی مفید ہدایات دیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر تجارت کے عہدہ پر مامور ہوئے ہیں۔ سلسلہ احمدیہ کے ہر قسم کے تجارتی شعبے ان کے ماتحت ہو گئے ۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب چند امور ضروریہ کی سرانجام دہی کے لئے امرتسر لاہور اور جھنگ وغیرہ مقامات پر تشریف لے گئے۔

مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری پٹی تشریف لے گئے۔ جہاں تین مضامین پر غیر احمدی علماء سے مباحثہ قرار پایا ہے۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

تعلیم الاسلام احمدیہ سکول کی شاندار عمارت

برادران کرام! مجھے ندامت ہے۔ کہ میں کچھ عرصہ سے یہاں کے حالات آپ کی خدمت میں عرض نہیں کر سکا۔ کام کا دور اس قدر ہے۔ کہ دن رات میرے لئے ایک سا ہو رہے ہیں۔ مالی تنگی ایسی ہے۔ کہ کلرک نہ رکھ کر کام تو خود کرتا ہی ہوں۔ اکثر اوقات چپڑاسی کا کام بھی خود ہی کرنا پڑتا ہے احباب کرام کو معلوم ہو گا۔ کہ یہاں پر بنا بنایا ایک مکان خریدنے کا جماعت گولڈ کوسٹ نے تہیہ کیا تھا۔ جو ہمارے مشن ہوس اور مدرسہ کی ضروریات کے لئے کافی ہو سکتا تھا۔ لیکن بعض دیگر وجوہ پر اس تجویز کو ملتوی کرنا پڑا۔ اور آخری فیصلہ یہی ٹھہرا۔ کہ اپنی عمارتیں بنائی جائیں۔ چنانچہ سکول کی عمارت سب سے قبل شروع کی گئی۔ کیونکہ یہ سب سے زیادہ ضروری تھی۔ چنانچہ ۸ فروری سنہ ۱۹۲۶ء کو اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ دو سو سے اوپر مردوں اور عورتوں کا مجمع اس موقعہ پر جمع تھا۔ جو شہر کے غیر احمدی و عیسائی رؤسا و دیگر ذی اثر لوگوں پر مشتمل تھا۔ سب سے اول خاکسار نے ایک ایڈریس پڑھا۔ جس میں مفصل طور پر بتایا کہ کس طرح اسلام نے علم حاصل کرنے کی تاکید کی ہے۔ اور کس طرح اس حکم کی تعمیل میں قرون اولیٰ کے مسلمان مردوں اور عورتوں نے ہر قسم کے اعلیٰ علوم حاصل کئے۔

لیکن افسوس! کہ آج کل کے مسلمان جہاں دیگر اسلامی احکام کی بجا آوری میں لاپرواہ ہیں۔ اس حکم کی تعمیل سے بھی گریزاں ہیں اور وہ ایسے جہالت کے گڑھے میں پڑے ہیں۔ کہ انہیں دیکھ کر آج بیرونی دنیا خیال کر رہی ہے۔ کہ اسلام اور مسلمانوں کو حصول علم سے کوئی جوڑ اور علاقہ نہیں۔ لیکن یہ بات بالکل غلط ہے اسلام اور جہالت، مسلمان اور بے علمی ایسی دو متضاد چیزیں ہیں۔ کہ جیسے سفیدی اور سیاہی۔ نور اور ظلمت۔ ضیا اور تاریکی۔ سلسلہ احمدیہ جس کی بنیاد خدا کے نبی احمد علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں رکھی گئی ۔ جن کو خدا نے مثیل مسیح بنا کر بھیجا۔ جس طرح کہ یحییٰ علیہ السلام کو مثیل الیاس بنایا۔ اس سلسلہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام سے بنے جو خدائے واحد کی توحید کے علم کو بلند کرنے کی غرض سے چاروں اکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس خیال کو غلط ثابت کر دکھایا ہے۔ اور ثابت کر دیا ہے۔ کہ علم اور اسلام دو متضاد چیزیں نہیں۔ جیسا کہ نادانی سے خیال کر لیا گیا۔ بلکہ علم کو حاصل کرنا اسلام کا ضروری حکم ہے۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے اس علاقہ میں بھی یہاں خدا کے مسیح کا ایک خادم مشنری کام پر متعین ہے۔ ایک سکول کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے آج ہم سب جمع ہوئے ہیں ؎

پھر میں نے بتایا۔ کہ اسلام رنگ۔ زبان۔ ملک غرضکہ کسی قسم کے اختلاف کی وجہ سے انسانوں کے انسان ہونے میں تفریق روا نہیں رکھتا۔ ہم سب آدم و حوا کی اولاد ہیں۔ اور بنی نوع انسان ہونے کے باعث ایک دوسرے کے بھائی۔ اس لئے یہ سکول ہر مذہب و ملت کے بچوں کی تعلیم کے لئے ہر وقت کھلا رہے گا۔ اور احمدی کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کے بیرونی بچوں کو ہرگز اسلامی تعلیم جبراً نہ دی جائیگی۔ اس خبر کو نہایت دلچسپ رنگ میں سب مشہور اخباروں نے شائع کیا۔ اور پھر میرا ایڈریس سارے کا سارا چھاپ دیا۔ جس سے لوگوں پر سلسلہ کی عظمت کا بہت اثر ہوا۔ اور سالٹ پانڈ شہر میں خصوصیت کے ساتھ سلسلہ کی ہیبت دلوں میں بیٹھ گئی۔ فالحمد للہ۔

مارچ کے اخیر میں اس عمارت کو ختم کر کے مشن ہوس کو شروع کرنے کا ارادہ تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض وجوہ سے ہم سکول کی عمارت ابھی تک ختم نہیں کر سکے۔ اور آگے چونکہ بارشوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ اس لئے قریباً چھ ماہ تک ہمیں مشن ہوس کی عمارت کو شروع کرنے کے لئے انتظار کرنا پڑیگا

گذشتہ دنوں ۲۴ مرد و زن عاجز کے ہاتھ پر بیعت کر کے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی غلامی میں داخل ہوئے ان سب کے نام حضرت صاحب کی خدمت میں بھیجکر دعا کے لئے عرض کیا گیا۔ احباب بھی ان کے لئے دعا فرمائیں۔

میری صحت کمزور ہوتی جارہی ہے۔ اس لئے میں احباب کرام سے نہایت خلوص قلب سے دعاؤں کا ملتجی ہوں۔

خاکسار فضل الرحمٰن حکیم عفا اللہ عنہ ؎

نتیجہ امتحان انٹرنس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

اس سال تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی دسویں جماعت کے ۳۸ طلباء امتحان انٹرنس میں شریک ہوئے تھے۔ جن میں سے ۸ فسٹ ڈویژن میں ۱۲ سیکنڈ ڈویژن میں اور ۴ تھرڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے ایس۔ ایل۔ سی کا نتیجہ بعد میں نکلیگا۔ یعنی وہ طلباء جو حساب اور انگریزی اور ایک اور مضمون میں پاس ہوتے ہیں۔ اس سال کا نتیجہ خدا کے فضل سے بلحاظ کوالٹی گذشتہ سالوں کی نسبت بہت اچھا ہے۔ جس کے لئے ہم جناب قاضی عبداللہ صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر اور ان کے سٹاف کو مبارکباد کہتے ہیں اس سال کا نتیجہ اچھا ہونے کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اس کلاس پر انکی دینی حمیت اور اپنے امام کی ہدایات پر دل و جان سے عمل کرنے کی کوشش کی وجہ سے بہت خوش تھے۔ چنانچہ حضور نے اس کا اظہار اس موقعہ پر فرمایا تھا۔ جبکہ ان طلباء کو امتحان کے لئے جانے پر الوداعی دعوت دی گئی تھی۔ اور حضور نے تقریر فرماتے ہوئے ان کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کی تھی۔ ہم ان بچوں کو بھی ان کی کامیابی پر مبارکباد کہتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ اپنی آئندہ زندگی میں بھی اپنے پیارے امام کے ارشاد اور احکامات کی پوری پوری پابندی اختیار کرنے کی کوشش کرینگے۔ کہ اسی میں ان کی دینی اور دنیوی کامیابی ہے ؎

(۱)	محمد یوسف	۴۳۶	سیکنڈ ڈویژن
(۲)	محمد احسن	۴۹۲	فسٹ " "
(۳)	نصر اللہ خان	۳۸۸	سیکنڈ " "
(۴)	محمد اسحٰق	۳۳۹	تھرڈ " "
(۵)	اعجاز احمد	۳۳۷	" " "
(۶)	سعید احمد خان	۴۸۶	فسٹ " "
(۷)	اختر احمد	۳۴۲	تھرڈ " "
(۸)	محمد داؤد احمد	۳۴۳	" " "
(۹)	مشتاق احمد	۴۷۳	فسٹ " "
(۱۰)	احمد الدین	۴۰۵	سیکنڈ " "
(۱۱)	شریف احمد بن ڈاکٹر محمد دین صاحب	۳۹۵	" " "
(۱۲)	محمد زاہد	۴۱۲	" " "
(۱۳)	غلام مرتضیٰ	۴۴۶	فسٹ " "
(۱۴)	خیبو احمد خان بن خان بہادر محمد علی خان صاحب اے۔ اے۔ سی	۳۹۰	سیکنڈ " "
(۱۵)	محمد عقیل (شاہجہان پوری)	۴۴۸	سیکنڈ ڈویژن
(۱۶)	محمد احمد (نیپال)	۵۰۰	فسٹ " "
(۱۷)	محمد عمر	۴۵۰	" " "
(۱۸)	غلام احمد گوجراتی	۴۲۰	سیکنڈ " "
(۱۹)	ناصر الدین بن خلیفہ رشید الدین صاحب	۵۲۰	فسٹ " "
(۲۰)	غلام احمد بن چوہدری غلام محمد صاحب	۳۹۲	سیکنڈ ڈویژن
(۲۱)	ظہور حسین	۳۹۶	" " "
(۲۲)	عبدالحق (تھانیسر)	۳۹۴	" " "
(۲۳)	غلام رسول (تلونڈی)	۴۰۹	" " "
(۲۴)	(پیر) خلیل احمد	۴۷۵	فسٹ ڈویژن
(۲۵)	فضل الرحمٰن (بھیروی)	۳۷۴	سیکنڈ " "

اخبار احمدیہ

وفات مسیح پر مناظرہ

۲۵ مئی کو ایک مباحثہ وفات مسیح پر مولوی غلام احمد صاحب دہلوی اور مولوی محمد شفیع صاحب جودت رام پوری کے درمیان ہوا۔ مباحثے میں آدھ آدھ گھنٹہ کی باری تھی۔ ابھی ہماری طرف سے دو ہی تقریریں ہوئی تھیں۔ کہ تیسری بار غیر احمدی مولوی آدھ گھنٹہ لے کر میدان مناظرہ سے نماز کے بہانے سے بھاگ گئے۔ جب ہمارے مولوی صاحب نے لوکان موسیٰ و عیسیٰ حییین والی حدیث پیش کی۔ تو غیر احمدی مولوی صاحب نے کہا۔ اگر اس میں عیسیٰ کا لفظ دکھا دو۔ تو مبلغ سو روپیہ انعام لو۔ مولوی غلام احمد صاحب نے فوراً کہا۔ سو روپیہ جمع کر دیں ابھی دکھاتا ہوں۔ مگر کسی کو تاب دم زدن نہ رہی۔ اور اس بات کا اثر پبلک پر بہت اچھا ہوا۔ پھر مولوی صاحب نے غیر احمدی مولوی صاحب کو چیلنج دیا۔ کہ آپ قرآن اور حدیث صحیح سے حضرت عیسیٰ کے متعلق سماء کا لفظ دکھائیں۔ مگر اس چیلنج کو انہوں نے منظور نہ کیا۔ دوران مباحثہ میں غیر احمدیوں نے بہت سی نازیبا حرکات کیں۔ جن پر ہندو اصحاب نے بھی انہیں لعنت و ملامت کی۔

رشید احمد سکرٹری انجمن احمدیہ ماہل پور۔ ضلع ہوشیارپور

درخواست دعا

(۱) خاکسار نے امسال ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ جملہ احباب جماعت احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ خاکسار کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

شریف احمد ساکن گھٹیالیاں

(۲) خاکسار نے اس دفعہ امتحان یونیورسٹی دیا ہے اور خاکسار کے بھائی نے بھی دیا ہے۔ تمام احمدی احباب کامیابی کی دعا کریں۔

خاکسار بی اے حامد۔ احمدی از میانی

(۳) یخ محمد عبداللہ صاحب ٹیچر مٹھو ضلع راولپنڈی کو چند ایک مشکلات درپیش ہیں۔ وہ اس جگہ اکیلے ہی احمدی ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انکو مشکلات سے مخلصی بخشے۔ محمد ابراہیم از سیدوالہ

(۴) میری بیوی پانچ ماہ سے بیمار چلی آتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے پانچ بچے ہیں۔ احباب انکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالکریم از مغلپورہ

(۵) تمام برادران درد دل کے ساتھ خاکسار کی والدہ ماجدہ کی صحت کے لئے جو بہت سخت بیمار ہیں۔ باری تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔ - ظہور احمدی از عراق

دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ جو بہت مخلص احمدی تھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

الفضل

قادیان دارالامان - مورخہ یکم جون ۱۹۲۶ء

نباتات میں روح اور آریہ سماج

گوشت اور سبزی کھانے میں کوئی فرق نہیں

جس طرح حالات اور اثرات زمانہ نے دیگر مذاہب کے اہم سے اہم اصول اور عقائد پر اثر ڈالا - اور ان کو بے فائدہ اور بے نتیجہ قرار دے دیا ہے - اسی طرح ہندو دہرم کے بھی کئی ایک بنیادی اصول کو ملیامیٹ کر دیا ہے - اور اب خود اس مذہب کے ایسے پیرو اور معتقدین بھی جنھوں نے تاثرات زمانہ سے مجبور ہو کر اپنے مذہبی اصول میں کانٹ چھانٹ کرنے سے دریغ نہ کیا تھا - اور اپنے عقائد کو موجودہ زمانہ کے حالات کے مطابق بنانے کی کوشش کی تھی - بعض امور میں ایسے بے طرح اُلجھ گئے ہیں کہ نہ تو ان سے مخلصی کی کوئی صورت پاتے ہیں - اور نہ ان کی پابندی اختیار کر سکتے ہیں ❊

مثلاً ہندوؤں کو اس بات پر بہت بڑا ناز رہا ہے اور اب بھی ہے - کہ ہندو دھرم میں ہنسیا یعنی ذبیحہ کی قطعاً اجازت نہیں دی گئی - اور گوشت خوری کو اس وجہ سے بہت بڑا پاپ قرار دیا گیا ہے - کہ اس طرح ذی روح مخلوق کو دکھ اور تکلیف پہنچتی ہے - اگرچہ ہندوؤں کی مذہبی اور تاریخی کتب میں اس قسم کے بے شمار حوالے اور واقعات موجود ہیں - جن سے گوشت خوری کا ثبوت ملتا ہے - اور ہندوؤں کے بزرگ مزے لے لے کر گوشت کھاتے نظر آتے ہیں - حتیٰ کہ گائے کو ذبح کر کے اس کا گوشت استعمال کرنے کا بھی ذکر موجود ہے - لیکن پھر بھی ہندو اصحاب کا یہی دعویٰ ہے - کہ ہندو دہرم نے گوشت کھانا ہرگز جائز نہیں رکھا - اور اس دعویٰ کے سہارے ان مذاہب پر جن میں گوشت کھانا جائز قرار دیا گیا ہے - نہ صرف اپنے مذہب کی فضیلت اور برتری ثابت کی جاتی ہے - بلکہ ان پر ظلم اور بے رحمی کا بھی الزام لگایا جاتا ہے - مگر اس کی حقیقت اس وقت خوب اچھی طرح ظاہر ہو جاتی ہے - جب یہ دیکھا جاتا ہے - کہ اب بھی ہندوؤں کا ایک بہت بڑا حصہ گوشت خور ہے - اور ان کے بڑے بڑے لیڈر علی الاعلان تحریک کر رہے ہیں - کہ ہندو کثرت سے گوشت کا استعمال کریں - تا ان میں جسمانی قوت اور طاقت پیدا ہو -

گوشت خوری کے متعلق عام طور پر ہندوؤں کا اپنا طریق عمل اور اس کو رواج دینے کے لئے ان کے لیڈروں کی پُرزور کوششوں سے متعلق اگر متعصب اور متشدد ہندوؤں کی طرف سے یہ کہا جائے - کہ وہ اپنے مذہب سے روگرداں ہو رہے ہیں - اور غلط راستہ پر چل رہے ہیں - تو کوئی عجیب بات نہیں ہے - اسی طرح اگر مذہبی کتب کے ان حوالوں کے متعلق جن میں گوشت خوری کا صاف الفاظ میں ذکر موجود ہے یہ کہہ دیا جائے - کہ ان کے کچھ اور ہی معنی ہیں تو بھی ہو سکتی بات ہے - ہو سکتا ہے - کہ یہی بات درست ہو - لیکن اس کا کیا علاج ؟ کہ جس وجہ اور سبب سے گوشت کھانا پاپ اور گناہ قرار دیا جاتا ہے - وہی وجہ اور باعث اب ایسی چیزوں میں بھی ثابت ہو گئی ہے - جن کا استعمال کرنا ہندو دہرم نے ناجائز نہیں قرار دیا - اور جن کے استعمال کے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں ہے - یعنی اب یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے - کہ نباتات میں بھی اسی طرح روح اور زندگی پائی جاتی ہے - جس طرح دیگر حیوانوں میں - اور نباتات بھی تکلیف اور صدمہ کو اسی طرح محسوس کرتی ہے - جس طرح اور حیوانات ❊

اس تحقیقات نے عام ہندوؤں میں عموماً اور آریہ سماجیوں میں جو اپنے آپ کو ہندوؤں کا اصلاح شدہ گروہ سمجھتے ہیں خصوصاً سخت بے چینی پیدا کر دی ہے - کیونکہ اب ان کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں رہ گیا - کہ جب سبزی میں بھی اسی طرح جیو ہے - جس طرح حیوانات میں - اور سبزی بھی اسی طرح دکھ محسوس کرتی ہے - جس طرح دوسرے جاندار - تو ایک بکرے وغیرہ کا گوشت کھانے والے اور ساگ پات استعمال کرنے والے میں کیا فرق رہ گیا - جس طرح بکرے کو ذبح ہوتے وقت دکھ اور تکلیف ہوتی ہے اسی طرح توری اور کریلے کو بھی اپنی جڑھ سے جُدا ہوتے وقت اور پھر چھری چاقو سے کٹتے اور چھلتے وقت ہوتی ہے - پھر گوشت کھانے والا کیوں پاپی اور سنگ دل سمجھا جائے - اور توری کریلے کھانے والے کو کیوں "مہاتما" اور "سوامی" کہا جائے -

اس سوال نے آریہ سماج کو اسقدر مشکل میں ڈال دیا ہے کہ وہ متفقہ طور پر اس کے حل کرنے میں بھی کامیاب نہیں ہو سکی - چنانچہ کچھ عرصہ ہوا - اخبار "آریہ گزٹ" نے "برکھشوں میں جیو" کے عنوان سے لکھا تھا :-

"جب سے مایہ ناز سر جگدیش چندر بوس نے اس امر کی بذریعہ تجربات تحقیقات کی ہے کہ برکھشوں میں انسانوں اور حیوانوں کی مانند جیو ہے - ان میں نروس سسٹم (نظام عصبی) بالکل ویسا ہی ہے - ان میں دل ہے - دل میں دھڑکن موجود ہے - اور وہ گرمی سردی - طوفان اور بارش کے اثرات کو انسانوں اور حیوانوں کی مانند محسوس کرتے ہیں - تب سے اس سوال پر بحث و تمحیص کا سلسلہ ہو گیا ہے -"

یہ لکھتے ہوئے تحریک کی تھی کہ :-

"ہم یہ چاہتے ہیں - کہ آریہ سماج کے ودوان ایسے اہم مضمون پر ضرور اپنے خیالات کا اظہار کریں - ورنہ گوشت خور انسان سر بوس کے مضمون کا سہارا لیتے ہوئے سبزی خوروں کو بھی ہنسک قرار دے دینگے - اور فی الحقیقت ہر ایک مانس آہاری اس دلیل کو ضرور پیش کر دیتا ہے -"

مگر جہاں تک ہمیں معلوم ہے - سر بوس کی تحقیقات کے نتیجہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی آریہ نے اس اہم اور ضروری سوال پر قطعاً روشنی نہیں ڈالی - اور نہ "آریہ گزٹ" نے خود اس بات کی کوشش کی - کہ وہ اس سوال کو فیصلہ کن نتیجہ تک پہنچائے ❊

اصل بات یہ ہے - کہ ان ہندوؤں اور آریوں کے لئے جو گوشت خوری کو ظلم اور گناہ سمجھتے ہیں - اس سوال کو زیر بحث لانا ممکن ہی نہیں - اور نہ کبھی وہ اس کے لئے تیار ہو سکتے ہیں - کیونکہ اگر وہ سر بوس کی تحقیقات کو درست تسلیم کریں تو اپنے مذہب کو جواب دینا پڑتا ہے - اور اگر انکار کریں - تو دنیا ان کی عقل اور سمجھ پر ماتم کریگی - اسوجہ سے نتیجہ صاف ہے - کہ سر بوس کی تحقیقات نے جو کہ خود ہندو ہیں - ہندوؤں کے ایک مایہ ناز عقیدہ اور قابل فخر دعویٰ کو باطل کر کے رکھدیا ہے - جو ثبوت ہے اس بات کا کہ ہندوؤں اور آریوں کا مذہب موجودہ زمانہ کی روشنی میں ٹھہرنے کے قطعاً ناقابل ہے ❊

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے مضامین

"الفضل" اور اس کے ناظرین کی یہ خوش قسمتی ہے - کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے ایڈیٹر الفضل کی درخواست پر اپنے اوقات گرامی کا کچھ حصہ ان مضامین کے جواب میں صرف کر کے جو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے سیرت المہدی کے متعلق لکھے - اپنے رشحات رقم سے ناظرین "الفضل" کو مستفیض کرنا منظور فرمالیا ہے جن احباب کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظر سے ڈاکٹر صاحب کے مذکورہ بالا مضامین گذرے۔ اور جواب حضرت صاحبزادہ صاحب کے مضامین کا بھی مطالعہ کر رہے ہیں۔ وہ نہایت آسانی کے ساتھ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ طرفین کے مضامین میں کتنا بڑا فرق اور کس قدر امتیاز ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے مضامین میں شروع سے لیکر اخیر تک جو بات پائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ نہ صرف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی ذات کے متعلق بلکہ تمام خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی نسبت جا بجا تمسخر اور استہزا کیا گیا۔ بازاری اور سوقیانہ محاورے اور الفاظ استعمال کئے گئے۔ اور محض دل کا بخار اور سینہ کا غبار نکالنے کے لئے اعتراض جمائے گئے ہیں۔ اور زیادہ رنج اور حیرت کا مقام یہ ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے یہ غیر شریفانہ رویہ اس برگزیدہ خاندان کے متعلق اختیار کیا۔ جسے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں فضلتکم علی العالمین کا مصداق بنایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پاک اولاد کے خلاف زبان طعن و تشنیع کھولی۔ جس کے حق میں حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے کھلی کھلی بشارتیں مل چکی ہیں۔ اور وضاحت کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں۔

اس کے مقابلہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے مضامین دیکھو۔ جوابی طور پر متحمل سے متحمل انسان کے قلم سے بھی بعض اوقات ایسے الفاظ نکل جاتے ہیں۔ جو مخاطب کی حالت اور اس کی شرارت کے لحاظ سے تو سخت نہیں ہوتے۔ لیکن اپنی ذات میں درشتی اور مرارت رکھتے ہیں۔ مگر حضرت صاحبزادہ صاحب کے مضامین نہ صرف اس سے قطعاً پاک ہیں۔ بلکہ ان میں جا بجا ڈاکٹر صاحب کے لئے دلی دعائیں بھی موجود ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کا قلب خدا تعالیٰ نے اسقدر وسیع بنایا ہے۔ کہ آپ نہ صرف کسی بدزبان سے بدزبان مخالف کی درشت کلامی کو برداشت کرنے کی طاقت رکھتے ہیں بلکہ آپ کے قلب میں اپنے بدترین مخالفین کے لئے بھی ہمدردی اور خیر خواہی کا دریا موجزن ہے۔

اسکے علاوہ ان مضامین میں جو خاص الخاص بات ہے۔ اور جس سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی ذات نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جگہ بجگہ خشیۃ اللہ اور تقویٰ اللہ کا ثبوت ملتا ہے۔ اور وہ شان نظر آتی ہے جو خدا کے مقرب اور پیارے بندوں کے لئے مخصوص ہے۔ کہ وہ جس قدر خدا تعالیٰ کے قریب ہوتے اور اسکی معرفت میں ترقی کرتے ہیں۔ اسی قدر اس سے ڈرتے اور اپنے آپ کو اس کے مقابلہ میں بے حقیقت سمجھتے ہیں۔

باتیں تو بہت سی ہیں۔ جو حضرت صاحبزادہ صاحب کے مضامین کے متعلق بتائی جا سکتی ہیں۔ اور تفصیل سے بتائی جا سکتی ہیں۔ لیکن میں صرف انہی ایک دو اشاروں پر اکتفا کرتا ہوا ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ نہ صرف خود نہایت غور و فکر سے ان مضامین کا مطالعہ کریں۔ بلکہ غیر مبایع اصحاب کو بھی پڑھائیں۔

"احمدیہ گزٹ" کا اجراء

اُمید ہے۔ یہ خبر بڑی خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائیگی کہ "احمدیہ گزٹ" جس کی اشاعت کا خاص طور پر انتظار کیا جا رہا تھا۔ ۲۶ مئی ۱۹۲۶ء سے شائع ہونا شروع ہو گیا۔ اور پہلا نمبر منصۂ شہود پر آ گیا۔ اسی سلسلہ میں یہ امر بھی نہایت اطمینان کا باعث ہو گا کہ اس اہم پرچہ کی عنان ادارت سلسلہ کے قابل اور کہنہ مشق اخبار نویس جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کے سپرد ہوئی ہے۔ محترم قاضی صاحب کو سلسلہ عالیہ کی اخبار نویسی میں جو درجہ اور امتیاز حاصل ہے وہ محتاج تشریح نہیں۔ اور اس نہایت اہم کام کے لئے ان کا انتخاب نہایت ہی موزوں اور مناسب ہے۔ اور خود ان کے لئے بھی قابل صد فخر۔

"احمدیہ گزٹ" کے اجراء کی ضرورت۔ اغراض و مقاصد اور خریداری کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بحیثیت ناظر اعلیٰ جو سطور رقم فرمائی ہیں۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہیں۔ تاکہ احباب پوری طرح "احمدیہ گزٹ" کے متعلق آگاہ ہو سکیں۔

حضرت موصوف تحریر فرماتے ہیں:۔

"احمدیہ گزٹ" کے اجراء سے یہ مقصود ہے کہ مختلف جماعتہائے و انجمنہائے احمدیہ نیز افراد سلسلہ کو ایک باقاعدہ صورت میں سلسلہ کے مرکزی صیغہ جات کی کارگذاری اور ان کے حالات و اخبار اور اعلانات کا علم ہوتا رہے۔ تاکہ ممبران جماعت نظام سلسلہ اور انکی کارگذاریوں کے متعلق ہر وقت پورے طور پر آگاہ رہیں۔ اور زیادہ بصیرت کے ساتھ سلسلہ کے انتظامی کاموں میں دلچسپی سے حصہ لے سکیں۔ اب تک سلسلہ کے اخبارات خصوصاً الفضل سے ایک حد تک احمدیہ گزٹ کا کام لیا جا رہا ہے۔ لیکن چونکہ اخبارات اپنی عام اغراض و مقاصد کے ماتحت شائع کئے جاتے ہیں۔ اور ان کا حلقہ اشاعت بھی ایسا وسیع ہوتا ہے۔ جو بعض صورتوں میں ایک گزٹ کے لئے مناسب نہیں۔ اور پھر بعض اوقات اخبارات کے ایڈیٹران اپنے اخبار میں محکمانہ رپورٹوں اور مرکزی دفاتر کے حالات و اخبار و اعلانات کے لئے کافی گنجائش بھی نہیں نکال سکتے۔ اس لئے ایک علیحدہ گزٹ کا شائع کیا جانا ضروری خیال کیا گیا ہے۔ اور یہ امید کیجاتی ہے کہ احمدیہ گزٹ کے الگ طور پر شائع ہونے سے افراد و جماعت ہائے احمدیہ کی دلچسپی نظام سلسلہ کے ساتھ بڑھ جائیگی۔ اس تجویز سے ایک حد تک یہ بھی امید کیجاتی ہے کہ مرکزی دفاتر کے بعض اخراجات میں تخفیف کی صورت پیدا ہو سکیگی یعنی اب جو موجودہ نظام کے ماتحت ہر صیغہ کی طرف سے الگ الگ اعلانات و غیرہ علیحدہ علیحدہ کاغذات پر الگ الگ ٹکٹ ڈاک کے لگا کر مختلف جماعتوں کو بھیجے جاتے ہیں۔ اور اسطرح خرچ بڑھ جاتا ہے۔ احمدیہ گزٹ کی صورت میں ایسے اعلانات ایک ہی جگہ سے شائع ہو کر جماعتوں کو بھیجے جائینگے۔ اور بوجہ اسکے کہ گزٹ ایک موقت الشیوع رسالہ ہو گا۔ قواعد ڈاکخانہ کے ماتحت اس کے اخراجات ٹکٹ میں بھی بہت کفایت ہو گی۔

اس گزٹ میں مختلف محکمہ جات کی رپورٹیں اور سرکلر چٹھیاں اور اعلانات اور تحریکات اور دوسرے تمام ضروری امور جن کا مرکزی صیغہ جات کی طرف سے جماعت کو علم دیا جانا ضروری ہو۔ شائع کئے جائینگے۔ مرکزی صیغہ جات کے متعلق ضروری خبریں نیز کارکنوں کی تبدیلیوں اور رخصتوں اور تعیناتیوں کے متعلق بھی ضروری اطلاعات درج کی جائینگی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے انتظام سلسلہ و مرکزی صیغہ جات کے متعلق ضروری ہدایات و ارشادات و احکام بھی احمدیہ گزٹ میں شائع ہوں گے۔

فی الحال احمدیہ گزٹ کی اشاعت ماہواری ہو گی۔ لیکن اگر یہ سلسلہ مفید ثابت ہوا۔ تو ارادہ ہے کہ جلد ہی اسکی اشاعت کو پندرہ روزہ کر دیا جائیگا۔ اور پھر بعد میں خدا چاہے تو سرکاری گزٹوں کی طرح ہفتہ واری اشاعت بھی ہو سکیگی۔ خاص خاص موقعوں پر عام نمبروں کے علاوہ احمدیہ گزٹ کے خاص نمبر بھی شائع کئے جائینگے۔ احمدیہ گزٹ کی قیمت فی الحال ایک روپیہ سالانہ رکھی گئی ہے۔ اور تمام انجمنہائے احمدیہ کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ کم از کم اسکی ایک ایک کاپی اپنے خرچ پر خریدیں۔ افراد جماعت بھی اگر پرائیویٹ طور پر احمدیہ گزٹ کے خریدار بننا چاہیں۔ تو نظارت تالیف و تصنیف کی اجازت سے مقررہ قیمت پیشگی ادا کرنے پر خریدار بن سکتے ہیں۔"

مولوی ظفر علی صاحب کو مخاطب کیا

مولوی ظفر علی صاحب ایڈیٹر زمیندار نے اپنی عجیب و غریب حرکات اور افعال سے عام مسلمانوں میں جو پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس کا کسی قدر پتہ حسب ذیل الفاظ سے لگ سکتا ہے۔ جو ۲۵ مئی کے اخبار "سیاست" میں چودھری محمد علیخان صاحب صدر انجمن اسلامیہ حنفیہ لائل پور نے شائع کرائے ہیں۔ چودھری صاحب اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ مولوی ظفر علی صاحب نے انجمن اسلامیہ لائل پور کے جلسہ میں جب درشت کلامی سے کام لیا۔ اور خان بہادر شیخ عبد القادر صاحب نے بحیثیت صدر روکا۔ تو جلسہ سے اُٹھکر چلے آئے۔ لکھتے ہیں:۔

"شیخ صاحب ممدوح الصدر کے ناصحانہ کلمات سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ اور ایڈیٹر زمیندار اپنا سا منہ لے کر عازم لاہور ہوا۔ سخت افسوس کی بات ہے کہ یہ شخص کعبۃ اللہ پہنچا اور مدینہ منورہ بھی حاضر ہوا۔ لیکن اسکی خباثت روز افزوں ہے۔ اپنی جبلی عادات اور شیطنت سے باز نہیں آتا۔"

کاش! مولوی ظفر علی صاحب اپنے اور اپنے اخبار کے طرز عمل کو شریفانہ بنانے کی کوشش کریں [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت المہدی اور غیر مبایعین

نمبر (۵)

(حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے قلم سے)

پانچواں (اصولی) اعتراض جو ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنے مضمون کے شروع میں بیان کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ سیرۃ المہدی میں

"احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سیڑھی آگے چڑھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یعنی ہر ایک روایت کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کیا ہے۔ پڑھنے والے کو سمجھ نہیں آتا۔ کہ یہ موجودہ زمانے کی راویوں کی کوئی روایت شروع ہو رہی ہے۔ یا قرآن کی سورت شروع ہو رہی ہے۔ خاصہ پارہ عمّ نظر آتا ہے گویا جا بجا سورتیں شروع ہو رہی ہیں۔ حدیث کی نقل ہوتے ہوتے قرآن کی نقل بھی ہونے لگی۔ اسی کا نام بچوں کا کھیل ہے"

میں اس اعتراض کے لب و لہجہ کے متعلق کچھ نہیں کہونگا کیونکہ جو کہنا تھا اصولی طور پر کہہ چکا ہوں۔ اب کہاں تک اسے دہراتا جاؤں۔ مگر افسوس یہ ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کی آنکھوں میں بسم اللہ بھی کھٹکنے سے نہیں رہی۔ تعصب بھی بڑی بلا ہے۔ میں تبرک و تیمن کے خیال سے ہر روایت کے شروع میں بسم اللہ لکھتا ہوں اور ڈاکٹر صاحب آتش غضب میں جلے جاتے ہیں۔ مگر مکرم ڈاکٹر صاحب اس معاملہ میں تو مجھے آپ کی اس تکلیف میں آپ سے ہمدردی ضرور ہے۔ لیکن بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا لکھنا تو میں کسی صورت میں نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ کے اصل کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ قرآن شریف نے کیا ہے۔ اس کے خلاف کرو تا کہ نقل کرنے کے الزام کے نیچے نہ آجاؤ۔ میں کہتا ہوں۔ کہ خواہ دنیا ہمارا نام نقال رکھے یا اس سے بھی بڑھ کر کوئی خطاب دے۔ لیکن قرآن شریف کے نمونہ پر چلنا کوئی مسلمان نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر قرآن شریف کو باوجود اس کے کہ وہ خدا کا کلام اور مجسم برکت و رحمت ہے اپنی ہر سورت کے شروع میں خدا کا نام لینے کی ضرورت ہے تو ہم کمزور انسانوں کے لئے جنہیں اپنے ہر قدم پر لغزش کا اندیشہ رہتا ہے یہ ضرورت بدرجہ اولیٰ سمجھی جانی چاہیئے۔ آنحضرت صلعم (فداہ نفسی) فرماتے ہیں۔ کل امر ذی بال لا یبدأ ببسم اللہ فھو ابتر۔ یعنی ہر کام جو ذرا سی بھی اہمیت رکھتا ہو۔ وہ اگر بسم اللہ سے شروع نہ کیا جائے تو وہ برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب ہیں کہ میرے بسم اللہ لکھنے کو بچوں کا کھیل قرار دے رہے ہیں۔ اور اگر ڈاکٹر صاحب کا یہ منشاء ہو۔ کہ بس صرف کتاب کے شروع میں ایک دفعہ بسم اللہ لکھ دینی کافی تھی اور ہر روایت کے آغاز میں اس کا دہرانا مناسب نہیں تھا۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ قرآن شریف نے کیوں ہر سورت کے شروع میں اسے دہرایا ہے۔ کیا یہ کافی نہ تھا کہ قرآن شریف کے شروع میں صرف ایک دفعہ بسم اللہ درج کر دی جاتی اور پھر ہر سورت کے شروع میں اسے نہ لایا جاتا۔ جو جواب ڈاکٹر صاحب قرآن شریف کے متعلق دینگے وہی میری طرف سے تصور فرمالیں۔ دراصل بات یہ ہے۔ جسے ڈاکٹر صاحب نے اپنے غصہ میں نظر انداز کر رکھا ہے کہ ہر کام جو ذرا بھی مستقل حیثیت رکھتا ہو۔ خدا کے نام سے شروع ہونا چاہیئے اور یہی آنحضرت صلعم کے اس ارشاد کا منشاء ہے۔ جو اوپر درج کیا گیا ہے۔ اسلام نے تو اس مسئلہ پر یہاں تک زور دیا ہے۔ کہ انسان کی کوئی حرکت و سکون بھی ایسا نہیں چھوڑا جس کے ساتھ خدا کے ذکر کو کسی نہ کسی طرح وابستہ نہ کر دیا ہو۔ اٹھنا بیٹھنا کھانا سونا جاگنا بیوی کے پاس جانا۔ گھر سے نکلنا۔ گھر میں داخل ہونا۔ شہر سے نکلنا۔ شہر میں داخل ہونا۔ کسی سے ملنا کسی سے رخصت ہونا رفع حاجت کے لئے پاخانہ میں جانا۔ کپڑے بدلنا۔ کسی کام کو شروع کرنا۔ کسی کام کو ختم کرنا۔ غرض زندگی کی ہر حرکت و سکون میں خدا کے ذکر کو داخل کر دیا ہے اور میرے نزدیک اسلام کا یہ مسئلہ اس کی صداقت کے زبردست دلائل میں سے ایک دلیل ہے۔ مگر نہ معلوم ڈاکٹر صاحب میرے بسم اللہ لکھنے پر کیوں چیں بجبیں ہو رہے ہیں۔ میں نے کوئی ڈاکہ مارا ہوتا یا کسی بے گناہ کو قتل کر دیا ہوتا یا کسی غریب بے بس کے حقوق کو دبا کر بیٹھ گیا ہوتا یا کسی الحاد و کفر کا ارتکاب کرتا۔ تو ڈاکٹر صاحب کی طرف سے یہ شور و غوغا کچھ اچھا بھی لگتا۔ لیکن ایک طرف اس چیخ و پکار کو دیکھئے۔ اور دوسری طرف میرے اس جرم کو دیکھئے۔ کہ میں نے خدا کے نام کا استعمال اپنی حد سے کچھ زیادہ دفعہ کیا ہے۔ جو ڈاکٹر صاحب کے خیال میں مناسب تھی۔ تو حیرت ہوتی ہے خیر جو بات میں کہنا چاہتا تھا وہ یہ ہے کہ اسلام کی یہ تعلیم ہے۔ کہ ہر کام جو ذرا بھی مستقل حیثیت رکھتا ہو۔ بلکہ زندگی کی ہر حرکت و سکون خدا تعالےٰ کے اسم مبارک سے شروع کیا جائے تا کہ ایک تو کام کرنے والے کی نیت صاف رہے اور دوسرے خدا کا نام لینے کی وجہ سے کام میں برکت ہو چنانچہ قرآن شریف نے جو اپنی ہر سورت کو بسم اللہ سے شروع فرمایا ہے۔ تو اس میں بھی ہمارے لئے یہی سبق مقصود ہے۔ اب ناظرین کو یہ معلوم ہے اور ڈاکٹر صاحب موصوف سے بھی یہ امر مخفی نہیں کہ سیرۃ المہدی کوئی مرتب کتاب نہیں ہے بلکہ اس میں مختلف روایات بلا کسی ترتیب کے اپنی مستقل حیثیت میں الگ الگ درج ہیں۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ میں اس کی ہر روایت کو بسم اللہ سے شروع کرتا۔ اگر سیرۃ المہدی کی روایات ایک ترتیب کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہوتی ہوئی ایک متحدہ صورت میں جمع ہوتیں تو پھر یہ ساری روایات ایک واحد کام کے حکم میں سمجھی جاتیں اور اس صورت میں صرف کتاب کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا لکھ دینا کافی ہوتا۔ لیکن موجودہ صورت میں اس کی ہر روایت ایک مستقل منفرد حیثیت رکھتی ہے۔ اسلئے میں نے ہر روایت کو بسم اللہ سے شروع کیا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم نے اپنی ہر سورت کے شروع میں بسم اللہ کو رکھا ہے۔ بہر حال اگر قرآن شریف اپنی ہر سورت کے آغاز میں بسم اللہ کا درج کرنا ضروری قرار دیتا ہے باوجود اس کے کہ اس کی تمام سورتیں ایک واحد لڑی میں ترتیب کے ساتھ پروئی ہوئی ہیں تو سیرۃ المہدی کی روایات جو بالکل کسی ترتیب میں بھی واقع نہیں ہوئیں بلکہ فی الحال ان میں سے ہر اک الگ الگ مستقل حیثیت رکھتی ہے۔ حتیٰ کہ اسی وجہ سے ڈاکٹر صاحب نے سیرۃ المہدی کو "ایک گڑبڑ مجموعہ" قرار دیا ہے بدرجہ اولیٰ بسم اللہ سے شروع کی جانی چاہیئے اور اسی خیال سے میں نے کسی روایت کو بغیر بسم اللہ کے شروع نہیں کیا۔

دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات جمع کرنے کا کام ایک بڑی ذمہ داری کا کام ہے اور سوائے خدا کی خاص نصرت و فضل کے اس کام کو بخیر و خوبی سرانجام دینا ایک نہایت مشکل امر ہے اور خواہ مجھے کمزور کہا جائے یا میرا نام وہم پرست رکھا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں ہر قدم پر لغزش سے ڈرتا رہا ہوں اور اسی خیال کے ماتحت میں نے ہر روایت کو دعا کے بعد خدا کے نام سے شروع کیا ہے۔ یہ اگر "ایک بچوں کا کھیل" ہے۔ تو بخدا مجھے یہ کھیل ہزار ہا سنجیدگیوں سے بڑھ کر ہے۔ اور جناب ڈاکٹر صاحب موصوف سے میری یہ بصد منت درخواست ہے۔ کہ میرے اس کھیل میں روڑا نہ اٹکائیں مگر خدا جانتا ہے کہ یہ کوئی کھیل نہیں ہے۔ بلکہ ایک حقیقت کا اظہار ہے۔ اور اگر میں نے تصنع کے طور پر یا لوگوں کے دکھانے کے لئے یہ کام کیا ہے۔ تو مجھ سے بڑھ کر شقی کون ہو سکتا ہے۔ کہ خدائے قدوس کے نام کے ساتھ کھیل کرتا ہوں اس صورت میں وہ مجھ سے خود سمجھیگا۔ اور اگر یہ کھیل نہیں۔ اور خدا گواہ ہے کہ یہ کھیل نہیں تو ڈاکٹر صاحب بھی اس دلیری کے ساتھ اعتراض کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے خدا سے ڈریں۔ بس اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہوں گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھٹا اصولی اعتراض جو ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنے مضمون کے شروع میں سیرۃ المہدی پر کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ "دراصل یہ کتاب صرف محمودی صاحبان کے پڑھنے کیلئے بنائی گئی ہے۔ یعنی صرف خوش عقیدہ لوگ پڑھیں۔ جن کی آنکھوں پر خوش عقیدگی کی پٹی بندھی ہوئی ہے۔ نہ غیروں کے پڑھنے کے لائق ہے نہ لاہوری احمدیوں کے نہ کسی محقق کے۔ بعض روایتوں میں حضرت مسیح موعودؑ پر صاف زد پڑتی ہے۔ مگر چونکہ ان سے لاہوری احمدیوں پر بھی زد پڑنے میں مدد ملتی ہے۔ اس لئے بڑے اہتمام سے ایسی لغو روائتیں مضبوط کر کے دل میں نہایت خوش ہوتے معلوم ہوتے ہیں۔" الخ"

اس اعتراض کے لب و لہجہ کے معاملہ کو حوالہ بخدا کرتے ہوئے اس کے جواب میں صرف یہ عرض کرنا ہے۔ کہ اگر یہ اعتراض واقعی درست ہو تو میری کتاب صرف اس قابل ہے کہ اسے آگ کے حوالہ کر دیا جائے۔ اور اس کا مصنف اس بڑی سے بڑی سزا کا حقدار ہے۔ جو ایک ایسے شخص کو دی جا سکتی ہے۔ جو اپنی ذاتی اغراض کے ماتحت صداقت کی پروا نہیں کرتا اور جو اپنے کسی مطلب کو حاصل کرنے کے لئے خدائے ذوالجلال کے ایک مقرب و ذی شان فرستادہ کو اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ اور اگر یہ درست نہیں اور میرا خدا شاہد ہے کہ یہ درست نہیں۔ تو ڈاکٹر صاحب خدا سے ڈریں اور دوسرے کے دل کی نیت پر اس دلیری کے ساتھ حملہ کر دینے کو کوئی معمولی بات نہ جانیں۔ یہ درست ہے۔ کہ ان کے اس قسم کے حملوں کے جواب کی طاقت مجھ میں نہیں ہے۔ لیکن خدا کو ہر طاقت حاصل ہے۔ اور مظلوم کی امداد کرنا اس کی سنت میں داخل ہے۔ مگر میں اب بھی ڈاکٹر صاحب کے لئے خدا سے دعا ہی کرتا ہوں۔ کہ وہ ان کی آنکھیں کھولے اور حق و صداقت کے رستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کی غلطیاں ان کو معاف ہوں اور میری لغزشیں مجھے معاف۔ یہ نیت کا معاملہ ہے۔ میں حیران ہوں کہ کیا کہوں اور کیا نہ کہوں۔ ہاں اس وقت ایک حدیث مجھے یاد آگئی ہے۔ وہ عرض کرتا ہوں۔ ایک جنگ میں اسامہؓ بن زیدؓ اور ایک کافر کا سامنا ہوا۔ کافر اچھا شمشیر زن تھا۔ خوب لڑتا رہا۔ لیکن آخر اسامہؓ کو بھی ایک موقعہ خدا نے عطا فرمایا۔ اور انہوں نے تلوار تول کر کافر پر وار کیا۔ کافر نے اپنے آپ کو خطرہ میں پا کر جھٹ سامنے سے یہ کہہ دیا کہ مسلمان ہوتا ہوں۔ مگر اسامہ نے پروا نہ کی اور اسے تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔ بعد میں کسی نے اس واقعہ کی خبر آنحضرت صلعم کو کر دی۔ آپ حضرت اسامہ پر سخت ناراض ہوئے اور غصہ سے آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا۔ "اے اسامہ کیا تم نے اسے اس کے اظہار اسلام کے بعد مار دیا؟" اور آپ نے تین مرتبہ یہی الفاظ دہرائے۔ اسامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ شخص دکھاوے کے طور پر ایسا کہتا تھا تا کہ بچ جاوے۔ آپ نے جوش سے فرمایا۔ افلا شققت عن قلبہ حتی تعلم اقالہا ام لا یعنی تو نے پھر اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھ لیا کہ وہ ٹھیک کہتا تھا کہ نہیں۔ اسامہ کہتے ہیں۔ آنحضرت صلعم نے یہ الفاظ اپنی ناراضگی میں فرمائے۔ کہ تمنیت انی لم اکن اسلمت قبل ذالک الیوم۔ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ کاش میں اس سے قبل مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا۔ اور صرف آج اسلام قبول کرتا تا کہ آنحضرت صلعم کی یہ ناراضگی میرے حصہ میں نہ آتی۔ میں بھی جو رسول پاک کی خاک پا ہونا اپنے لئے سب فخروں سے بڑھ کر فخر سمجھتا ہوں۔ آپ کی اتباع میں ڈاکٹر صاحب سے یہی عرض کرتا ہوں۔ کہ میرے خلاف یہ خطرناک الزام لگانے سے قبل آپ نے میرا دل تو چیر کر دیکھ لیا ہوتا کہ اس کے اندر کیا ہے۔ بس اس سے زیادہ کیا جواب دوں۔ ڈاکٹر صاحب کوئی مثال پیش فرماتے۔ تو اس کے متعلق کچھ عرض کرتا۔ لیکن جو بات بغیر مثال دینے کے یونہی کہہ دی گئی ہو۔ اس کا کیا جواب دیا جائے۔ میرا خدا گواہ ہے۔ کہ میں نے سیرۃ المہدی کی کوئی روایت کسی ذاتی غرض کے ماتحت نہیں لکھی اور نہ کوئی روایت اس نیت سے تلاش کر کے درج کی ہے۔ کہ اس سے غیر مبایعین پر زد پڑے۔ بلکہ جو کچھ بھی مجھ تک پہنچا ہے۔ اسے بعد مناسب تحقیق کے درج کر دیا ہے۔ ولعنت اللہ علے من کذب۔ بایں ہمہ اگر میری یہ کتاب ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہم رتبہ محققین کے اوقات گرامی کے شایان شان نہیں۔ تو مجھے اس کا افسوس ہے۔"

غیر مبایعین اور تورات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ کوئی جدید شریعت اور کتاب نہیں لائے۔ اس لئے غیر مبایع دوستوں نے نبی کے لئے یہ معیار قرار دیا ہے۔ کہ اس کے لئے نئی کتاب کا لانا ضروری ہے۔ لہذا حضرت مرزا صاحب نبی نہیں ہیں حالانکہ اگر کتاب سے محض الہامات مراد ہیں تو مسلم الطرفین ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الہامات نازل ہوئے۔ ہاں آپ جو چیز نہیں لائے وہ صرف "شریعت جدیدہ" ہے۔ اس لئے اس معیار کو گھڑنے والوں کی مراد یہی ہو سکتی ہے۔ کہ ہر نبی اپنی شریعت آپ لاتا ہے۔ وہ کسی نبی سابق کی شریعت کا تابع اور امتی نہیں ہوتا۔ لیکن یہ مفہوم نصوص قرآنیہ کے صریح مخالف ہے۔ کیونکہ قرآن پاک باواز بلند کہتا ہے۔ کہ بہت سے انبیاء تورات کے احکام کے متبع ہوئے تھے۔ اور ان کے فیصلوں کی بنیاد آیات تورات پر ہوتی تھی۔ اس لئے امیر غیر مبایعین نے ایک اچھوتا استدلال پیش کیا۔ اور وہ یہ کہ تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب کا نام نہیں بلکہ بنی اسرائیل کی جمیع کتب منتقلہ کے مجموعہ کو تورات سے تعبیر کر لیا گیا گو ہمارے غیر مبایع دوست اس توجیہہ پر خوشی سے پھولے نہ سماتے ہونگے لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ تاویل قرآن مجید۔ احادیث۔ مستعملات آئمہ۔ اجماع امتؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے مخالف اور متناقض ہے۔ جس پر آئندہ (انشاءاللہ) مفصل لکھا جائیگا۔ اس جگہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک فیصلہ کن تحریر پیش کرتا ہوں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی مرسل تھے۔ اور ان کی توریت بنی اسرائیل کی تعلیم کے لئے کامل تھی۔ اور جس طرح قرآن کریم میں الیوم اکملت لکم ہے۔ اسی طرح توریت میں بھی آیات ہیں۔ جن کا مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو ایک کامل اور جلالی کتاب دی گئی ہے۔ جس کا نام توریت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں بھی توریت کی یہی تعریف ہے۔ لیکن باوجود اس کے بعد توریت کے صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے کہ کوئی نئی کتاب ان کے ساتھ نہیں تھی۔ بلکہ ان انبیاء کے ظہور کے مطالب یہ ہوتے تھے۔ کہ تا ان کے موجودہ زمانہ میں جو لوگ تعلیم توریت سے دور پڑ گئے ہوں۔ پھر ان کو توریت کے اصل منشاء کی طرف کھینچیں۔ اور جن کے دلوں میں کچھ شکوک اور دہریت اور بے ایمانی ہو گئی ہو۔ ان کو پھر زندہ ایمان بخشیں۔ چنانچہ اللہ جلشانہٗ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ولقد آتینا موسی الکتاب وقفینا من بعدہٖ بالرسل یعنی موسیٰ کو ہم نے توریت دی اور پھر اس کتاب کے بعد ہم نے کئی پیغمبر بھیجے تا توریت کی تعلیم کی تائید اور تصدیق کریں۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۴۹)

پھر فرماتے ہیں:۔

"حضرت موسیٰ سے حضرت مسیح تک ہزارہا نبی اور محدث ان میں پیدا ہوئے۔ کہ جو خادموں کی طرح کمر بستہ ہو کر توریت کی خدمت میں مصروف رہے۔ چنانچہ ان تمام بیانات پر قرآن شاہد ہے اور بائبل شہادت دے رہی ہے۔ اور وہ نبی کوئی نئی کتاب نہیں لاتے تھے۔ کوئی نیا دین نہیں سکھاتے تھے۔ صرف توریت کے خادم تھے۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۴۶)

(خاکسار اللہ دتا جالندھری۔ قادیان)

577

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعت اسلام اور مالی مشکلات

چونکہ ہمارے سب کام خرچ چاہتے ہیں۔ اس لئے روز اول ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد لیا تھا۔ پس ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس عہد پر اسوقت تک قائم رہیں۔ جب تک کہ دنیا سے گذر نہ جائیں۔ ہم کو اپنے مالوں اور جانوں کی ہرگز پروا نہ کرنی چاہیئے۔ ہمارے سامنے کوئی مشکل ایسی ہونی چاہیئے۔ جس کا حل نہ ہو۔ دینی جہاد میں سمندروں اور پہاڑوں کو چیرتے ہوئے دنیا کے کونے کونے میں پیغام حق پہنچانا چاہیئے صحابہ کرام کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوقت تک ساتھ دیا۔ جب تک کہ ان کے پاس دم اور درم رہا۔ اور بیعت کے مفہوم پر ایسا عمل کر کے بتایا۔ کہ دنیا میں اسکی نظیر نہیں ملتی۔ جب تک کہ ہم میں صحابہ کرام جیسی ہمت اور استقلال نہ ہو۔ ہم حقدار نہیں کہ اس بات پر خوش ہو جائیں۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کرلی ہے۔ ہم کو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔ اور تبدیلی بھی ایسی کہ دنیا میں جس کی نظیر نہ ہو۔ کیونکہ یہ فتنۂ دجال کا زمانہ ہے۔ جس کو پاش پاش کرنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کام ہے۔ پس جب تک یہ فتنہ پاش پاش ہو کر دنیا میں اسلام ہی اسلام نہ ہو جائے۔ ہم کو صبر اور آرام کی نیند نہیں سونا چاہیئے۔ خدا کے فضل سے ہم میں بہت ایسے احباب ہیں جنھوں نے زندگیاں خدا کی راہ میں وقف کر دیں۔ اور بہت ایسے ہیں۔ جنھوں نے بیوی بچوں کی پروا نہ کرتے ہوئے جانیں قربان کرنے میں دریغ نہ کیا۔ پس ہمارے سامنے مالی مشکلات کا سوال کبھی بھی پیدا نہ ہونا چاہیئے۔ اور نہ ہی ہم کو گھبراہٹ اور مایوسی ظاہر کرنی چاہیئے۔ یہ خدا کے کام ہیں۔ ضرور ہو کر رہینگے۔ خوش قسمت ہیں۔ وہ لوگ جن کے ہاتھوں سے یہ کام سرانجام پائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی زمانہ پر ذرا غور کرو۔ مخالفین نے کس زور و شور سے حملہ کیا منصوبے باندھے۔ اور کفر کے فتوے تیار کرائے۔ پتھر اور اینٹوں سے وار کیے قتل کے الزام لگائے۔ طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں اور دُکھ دیئے۔ لیکن خدا نے اپنے فرشتوں کی کھلی تلوار سے آپ کی مدد کی۔ اور دشمن کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا اور کوئی خدا کے برگزیدہ کا بال تک بینکا نہ کر سکا۔ بلکہ دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی ہوئی۔ اور اس جری اللہ کا رعب اور ہیبت اس قدر دلوں پر طاری ہو گئی۔ کہ مقابلہ پر آنا دشمنوں کے لئے موت ہو گئی ٭

ابتدائی زمانہ کے مٹھی بھر احمدی احباب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ساتھ اس دلیری اور جرأت سے دیا۔ اور بیعت پر ایسا عمل کر کے بتایا کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔ اسوقت کبھی بھی مالی مشکلات کا سوال اسطرح پیدا نہ ہوا۔ حالانکہ مخالفت اپنے کمال زور پر تھی اور جماعت قلیل۔ اب جبکہ ہماری جماعت خدا کے فضل و کرم سے بہت بڑھ گئی ہے۔ نیز ہماری طاقت اور حوصلے بڑھ گئے ہیں۔ تو کونسی وجہ کہ ہم کو مالی مشکلات پیش آرہی ہیں۔ اسکی زیادہ تر وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ مقامی کارکنوں نے غلطی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہمارا کام اب ختم ہو گیا ہے۔ اور ہم نے دشمن پر فتح پالی ہے۔ اسوجہ سے اس تیزی دلیری۔ بہادری اور کوشش سے کام کرنا چھوڑ دیا ہے جیسے کہ ہونا چاہیئے تھا۔ اور خیال کر بیٹھے ہیں کہ ہر شہر میں چند ہی احمدی ہیں۔ جنھوں نے چندہ ادا کرنے ہیں۔ پس وہ حتی المقدور اپنے ہی چندوں سے بجٹ پورا کر دیتے ہیں یا کر دینے کی کوشش کرتے ہیں یہی وجہ ہے۔ کہ خاص چندہ کی ضرورت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو پیش آرہی ہے۔ اور حضور کا نہایت ہی قیمتی وقت مالی مشکلات کی تحریک میں جا رہا ہے۔ کئی دفعہ مخالفین سلسلہ نے اعتراض کیا کہ کئی لاکھ کی جماعت بتائی جاتی ہے۔ اور چندہ کی ضرورت لاکھ کی ہوتی ہے۔ تو پورا نصف یا تہائی آمدنی طلب کی جاتی ہے۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا کہ چندہ آنے فی کس دینے سے لاکھ روپیہ ہو جاتا۔ ہماری طرف سے اس کا یہ جواب بالکل ٹھیک تھا کہ کئی ایسے احمدی ہیں۔ جن تک ہماری آواز نہیں پہنچ سکتی اور کئی غریب اور نادار ہیں ٭

پس میں اپنے تجربہ کی بناء پر یہ ضرور کہوں گا کہ مقامی کارکنوں کی کم توجہی اور سستی سے مالی مشکلات پیش آرہی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے مقامی جماعت کو ایک نظام کے ماتحت اکٹھا کرنے اور سنبھالنے کی کبھی بھی تن دہی سے کوشش نہیں کی۔ ورنہ مالی مشکلات کا سوال ایسا نہ تھا۔ جو جماعت احمدیہ جیسی بہادر اور جان نثار قوم حل نہ کر سکتی۔ اب ہم کو غفلت کے لحافوں سے باہر آنا چاہیئے۔ سستیوں کو دُور کر دینا چاہیئے۔ اور عمل کے میدان میں آ کر ہم کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس بات کا ثبوت دینا چاہیئے۔ کہ واقعی ہم دین کو دنیا پر قربان کرنے والی قوم ہیں۔ اور ہمارے سامنے کوئی مشکل نہیں ہے۔ اور ہم حضور کی ہر بات پر لبیک کہنے والے ہیں۔ حضور ہمارے واسطے دعائیں فرمائیں۔ جس کا لازمی نتیجہ ہر میدان میں ہماری فتح ہے۔

ہماری جماعت کے ادنیٰ اور اعلیٰ احباب نے بے نظیر قربانیاں کیں۔ ماہیوں کو چھوڑا۔ خویش واقارب سے دُکھ سہے۔ ہمارے پانی بند کر دیئے گئے۔ کفر کے فتوے لگائے گئے۔ قتل کے منصوبے باندھے گئے۔ ہماری عورتوں کو اذیتیں پہنچائی گئیں۔ غرضکہ دین کی خاطر سب کچھ قربان کر دیا۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اس عہد کو نہ بھولیں۔ جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہم نے کیا تھا۔ تاکہ حقیقی معنوں میں ہم جماعت احمدیہ کہلانے کے حقدار ہوں۔ جماعت احمدیہ کہلانے کے ہم حقدار ہو نہیں سکتے جب تک ہم خودی اور تکبر کو نہ چھوڑ دیں۔ اور اپنے اندر وہ تبدیلی نہ کر لیں کہ ہم میں فقیری اور امیری کا سوال اُٹھ جائے۔ اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ مقامی کارکن اپنے فرائض کو سمجھیں۔ اور حقیقی طور پر اپنا کام شروع کر دیں۔ اور وہ اس طرح اپنے آپ کو جماعت کا خادم سمجھ کر اپنے غریب بھائیوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کریں۔ کہ ان کے دکھ درد کو اپنا سمجھیں۔ اور ان کے گھروں میں جانے سے عار نہ کریں۔ اور اپنے حسن اخلاق سے انکو اپنا گرویدہ بنالیں تاکہ ان کے بیوی بچوں کے دل کھل جائیں اور سینے کھل جائیں اور انکو مالی و جانی قربانی کرنے میں کوئی روک نہ رہے۔

میرے خیال میں بہتر ہوگا۔ اگر ہر شہر اور گاؤں میں ایک سب کمیٹی بنائی جائے۔ جس کے ذمہ مندرجہ ذیل کام ہوں :-

(۱) اگر کوئی بھائی آپس میں ناراض ہوں تو فوراً راضی کئے جائیں اور اسباب ناراضگی دور کئے جائیں۔

(۲) جو بھائی دو دن مسجد سے غیر حاضر ہو۔ اسکے گھر جا کر وجہ دریافت کی جائے۔ اگر وہ بیمار ہو۔ تو پوری پوری تیمارداری کی جائے۔ اور سب احباب کو اطلاع دی جائے۔ اگر کوئی خدانخواستہ فوت ہو گیا ہو۔ تو ہر فرد جماعت کو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا چاہیئے۔ نیز احمدی خواتین کو جا کر ضرور ہمدردی کرنی چاہیئے کئی دفعہ دیکھا گیا ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر سب احباب نہیں جاتے۔

(۳) جمعہ باقاعدہ ہر بھائی پڑھے۔ جو باجماعت نہ پڑھے اور کافی وجوہات نہ رکھتا ہو۔ اس سے بازپرس ہو ٭

(۴) جماعت کے بچوں کو ضرور روزانہ کم از کم ایک دفعہ مسجد میں لانا چاہیئے۔ تاکہ نماز باجماعت پڑھیں۔ اور ایک مخلص احمدی کی وفات کے بعد اس کے بیوی بچے غیروں کا شکار ہونے سے بچ جائیں۔

(۵) آنا فنڈ کھولنا چاہیئے اور ہفتہ میں ایک دفعہ اکٹھا کر کے غرباء اور یتامیٰ کی مدد کرنی چاہیئے۔ جب تک مقامی کارکن محبت اور اُلفت کا بیج نہیں بوتے۔ اور عملی نمونہ سے سچے خیر خواہ جماعت اور سلسلہ کے کاموں میں تن دہی سے کام نہیں کرتے۔ جماعت میں رُوح پیدا ہونی مشکل ہے۔ پس ہم کو جماعت میں خلق اور اتحاد پیدا کرنا چاہیئے۔ اور خوشی اور غمی میں ہر امیر غریب کے گھر ہر فرد جماعت کو جانا چاہیئے۔ جب ہمدردی اور خلق کا نمونہ مخالفین سلسلہ ہم میں دیکھیں گے تو جوق در جوق سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونا شروع ہو جائینگے۔ جب غرباء شامل ہو جائینگے۔ تب اُمراء خود بخود ہی کھنچے چلے آئینگے ٭

جونہی مقامی کارکن مندرجہ بالا نظام کے ماتحت اپنا کام شروع کرینگے یقین ہے کہ خداوند کریم کے فضل سے ہمارے لئے مالی مشکلات کا حل آسان ہو جائیگا +

خاکسار عمر الدین احمدی رفعتی از نیروبی حال گوجرانوالہ پنجاب ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہلم کے غیر مبایعین کی احمدیت کے خلاف کوششیں

اخبار الفضل مورخہ ۱۶ مارچ میں ہمارے جلسہ کی صحیح روئداد شائع ہونے پر سکرٹری صاحب غیر مبایع پارٹی جہلم بہت ناراض ہوئے ہیں۔ اور پیغام صلح مورخہ ۷ اپریل میں واقعات کو تبدیل کر کے قریباً دو کالم کا مضمون لکھا ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا۔ کہ ہر ایک پیش آمدہ واقعہ کا ذکر کیا جاتا۔ مگر چونکہ سکرٹری صاحب نے جھوٹ کا ایک طومار باندھ کر مغالطہ دینا چاہا ہے۔ اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے صحیح واقعات کو ظاہر کیا جائے۔ اور صحیح واقعات اس طرح ہیں:۔

مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری نے ختم نبوت پر تقریر کی۔ بابو عبد المنان صاحب نے جو بقول ان کے غیر مبایعین کے عقائد سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ بغیر اجازت صاحب صدر جلسہ سوال کیا۔ کہ آیا مرزا صاحب کی وحی وحی نبوت ہے۔ گو یہ سوال ان کا مضمون بیان کردہ کے متعلق نہ تھا۔ تاہم مولوی صاحب نے اس کا جواب دے دیا۔ مگر چونکہ بابو صاحب بار بار اسی سوال کو دہرانے لگے۔ اس واسطے مولوی غلام احمد صاحب نے جو صدر جلسہ تھے۔ بابو صاحب کو کہا۔ کہ آپ کو سوال کا جواب مل گیا ہے۔ نیز آپ کا سوال مضمون بیان کردہ پر نہیں ہے۔ آپ خاموش ہو جائیں مولوی صاحب کے اس جائز فعل پر اور بابو صاحب کے بے تعلق سوال اور بلا وجہ ضد پر مولوی صاحب کو بداخلاق قرار دینا اور بابو صاحب کو متحمل مزاج اور بردبار کہنا غیر مبایعین کی قلبی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اور یہ نتیجہ ہے اس بغض اور حسد کا جو ان کو ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور حضور کے خدام سے ہے۔ اگر بابو صاحب ختم نبوت پر زد پڑتی دیکھ کر خود بخود کھڑے ہو گئے تھے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ غیر مبایعین کی امداد سے دلائل پیش کردہ کو توڑ کر دکھا دیتے۔ ایک بے تعلق سوال کر کے گڑبڑ پیدا کرنے کے کیا معنے؟

دوسرے روز جب صداقت مسیح موعودؑ پر تقریر ختم ہوئی۔ تو سکرٹری صاحب غیر مبایع پارٹی اور شیخ قمر الدین صاحب چیف پیغامی مبلغ اور بابو عبد الرحمن صاحب معہ کتابوں کے آموجود ہوئے۔ اور بابو عبد المنان صاحب کو حوالے نکالکر دینے شروع کئے۔ ساتھ ہی یہ کہتے جائیں کہ تم کہتے جاؤ۔ میرے سوال کا جواب نہیں ملا۔ ایسی بیہودہ حرکات کا ارتکاب کرتے ہوئے یہ تحریر کرنا کہ ایک غیر مبایع نے تعاونوا علی البر والتقویٰ کے قرآنی حکم کے ماتحت کسی حوالہ کا پتہ بتا دیا تھا۔ ایک صریح جھوٹ ہے۔

سکرٹری صاحب کا یہ تحریر کرنا کہ آپ نے محض ہمارے جلسہ میں رونق کے لئے شمولیت اختیار کی۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کیونکہ جب ہم نے آپ کی مسجد کے سامنے والے کھلے میدان میں جہاں آپ کا جلسہ ہوا تھا۔ اور شہر کے سنٹر کی وجہ سے جلسہ کے واسطے ایک موزون جگہ ہے جلسہ کرنے کی تجویز کی۔ تب تو آپ نے ہم کو روک دیا۔ اور وہاں جلسہ کرنے کی اجازت نہ دی۔ پھر کس طرح ہم مان لیں کہ آپ نے ہمارے جلسہ کی رونق کے لئے شمولیت اختیار کی۔

پھر آپ کا یہ تحریر کرنا کہ آپ دن رات اس امر کے لئے کوشاں ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت ظاہر ہو۔ ٹھیک ہوتا۔ اگر واقعات اس کے برخلاف نہ ہوتے۔ کیونکہ آپ کے مبلغین غیر احمدیوں کے روبرو ایسی حرکات کرتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صداقت ظاہر نہ ہو بلکہ مشتبہ رہے۔ آپ کو چند ایک مثالیں بتا دیتا ہوں۔

تھوڑا عرصہ ہوا۔ کہ بابو عبد الرحمن صاحب غیر احمدیوں کی دوکان پر بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے۔ کہ حضرت صاحب کی نصف سے زیادہ پیشگوئیاں غلط نکلی ہیں۔ اور جو بھی تحدی کی پیشگوئی حضرت صاحب نے کی۔ وہی غلط نکلی۔ میں نے کہا کہ آپ غلط کہتے ہیں۔ کہنے لگے۔ فلاں غیر مبایع عالم یہی کہتا ہے۔ میں تردید کرتا جاؤں۔ مگر بابو صاحب اسی ضد پر ڈٹے رہے۔ کہ ضرور غلط نکلی ہیں۔ اسی طرح قریب ایک ماہ ہوا ہے۔ کہ شیخ قمر الدین صاحب جو جہلم میں چوٹی کے غیر مبایع مبلغ ہیں۔ میرے ساتھ غیر احمدیوں کے روبرو اس امر میں بحث کرنے پر تیار ہو گئے تھے۔ کہ حضرت صاحب کی بہت سی پیشگوئیاں غلط نکلی ہیں۔

ہمارے جلسہ کے دن غیر احمدیوں نے مولوی محمد حسین کولوتارڑ کو ہمارے ساتھ مناظرہ کے واسطے بلایا ہوا تھا شیخ قمر الدین صاحب ایک حجرہ میں خلوت میں بیٹھے ہوئے کچھ باتیں کر رہے تھے۔ معلوم نہیں۔ کہ تعاونوا علی البر والتقویٰ کے قرآنی حکم کے ماتحت کسی حوالہ کا پتہ بتا کر فرض منصبی سے سبکدوش ہو رہے تھے۔ یا ہمارے ساتھ مناظرہ میں مولوی محمد حسین صاحب کے ذریعہ صداقت مسیح موعود کے اظہار کے لئے کوشاں تھے۔

پھر غیر مبایعین کا جلسہ ماہ فروری میں جہلم میں ہوا اس کے واسطے اتنی جرأت نہ ہوئی۔ کہ جلسہ کا اشتہار ہی کر دیتے انجمن احمدیہ اشاعت اسلام جہلم کی طرف سے شائع کر دیتے۔ اشتہار کو ایسی طرز سے شائع کیا۔ جس سے عام لوگوں کو یہ معلوم نہ ہو کہ اشتہار دینے والوں کا احمدیت سے تعلق ہے۔ پھر ہم کو معلوم نہیں۔ کہ وہ کونسے ذرائع ہیں۔ جن سے آپ دن رات کوشاں ہیں۔ کہ حضرت صاحب کی صداقت ظاہر ہو۔ ہاں یہ ہم ماننے کے واسطے تیار ہیں۔ کہ جس طرح ہو سکے۔ آپ اپنی طاقت ہمارے برخلاف صرف کرتے ہیں۔ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔

آپ کا یہ تحریر کرنا کہ میں نے شیخ محمد شفیع صاحب وکیل کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ خدا کے لئے انہیں چپ کرا دو۔ آگے ہی ہمارے ساتھ بہت ہو چکی ہے۔ مجھ کو پڑھکر افسوس ہوا۔ کیونکہ آپ نے جھوٹ بولا ہے۔ اور یہ الفاظ آپ کے طبع زاد ہیں۔ خدا شاہد ہے۔ میں نے یہ الفاظ نہیں کہے ہیں ایسے الفاظ تب کہہ سکتا تھا۔ جب کبھی میرے وہم میں بھی یہ بات آئی ہوتی۔ کہ آپ کے پاس کوئی ایسی دلیل ہے۔ جس کا ہمارے علماء جواب نہیں دے سکے۔ الفاظ مندرجہ الفضل بھی میں نے شیخ صاحب کی خدمت میں محض اس غرض کے لئے عرض کئے تھے۔ کہ آپ کی بیہودہ حرکت سے جو آپ نے ہمارے جلسہ میں کی۔ لوگوں کو ہنسی کا موقع نہ دیا جائے اور آخر اس حرکت کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ دوسرے روز غیر احمدی کہہ رہے تھے۔ کہ قادیانیوں نے مرزا صاحب کی صداقت پر تقریر کی۔ اور لاہوریوں نے جو گھر کے بھیدی ہیں۔ اس پر پانی پھیر دیا۔ آپ کے اس دعویٰ کی حقیقت کہ بابو عبد المنان کے مطالبہ کا جواب ہمارے لیکچراروں سے نہ بن پڑا۔ اور منت کر کے جان چھوڑائی۔ پبلک پر اسوقت ظاہر ہو جائیگی جب بابو صاحب کے مطالبات بذریعہ پیغام صلح پیش ہونگے۔ کیونکہ وہ بقول آپ کے آپ کے عقاید کی تائید میں مضمون تحریر کرنے والے ہیں۔

اگر آپ کے مطالبات کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں تو آیئے اور جناب شیخ محمد شفیع صاحب کے مکان پر ہی ختم نبوت اور نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تبادلہ خیالات کر لیجئے۔ آپ کو کوئی تکلیف بھی نہ ہوگی۔ جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب موجود ہیں۔ ہم اپنے لیکچرار قادیان سے منگوا لینگے۔

اگر آپ ایک غیر احمدی کی پیٹھ ٹھونک کر ہمارا قافیہ تنگ کر سکتے ہیں۔ تو مناظرہ میں تو آپ کو بدرجہ اولیٰ کامیابی حاصل ہو جائیگی۔ اور لوگوں پر ہماری بے بسی ظاہر کرنے کا آپ کو موقعہ مل جائیگا۔

خاکسار شاہ عالم احمدی جہلمی۔ حال پشاور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقتباسات

رام اور کرشن جی کی گوشت خوری

لالہ ہردیال جی نے اپنے مضمون میں یہ لکھ کر کہ شری رام اور کرشن مانس کا سیون کرتے تھے - ایک تو اعلیٰ کچی سچائی کا اظہار کیا ہے اور یہ کوئی ایسی سچائی نہیں جس کا لوگوں کو پہلے علم نہیں تھا۔ رامائن اور مہابھارت ایسے واقعات اور پرمانوں سے بھری پڑی ہیں۔ جس سے ان کے بیان کی صداقت ثابت ہوتی ہے - اس بات سے ماسٹر آتما رام جی بھی منکر نہیں ہو سکتے۔ اور اس لئے انہوں نے اپنے لیکھ میں یہ مان لیا ہے کہ رامائن میں شری رام چندر کے لئے مانس بھوننے اور شکار کھیلنے کا ورنن ہے - اختلاف رائے ماسٹر جی کا اس بات پر ہے کہ ان شلوکوں کو وہ ملاوٹ یعنی جعلی مانتے ہیں۔ مگر ماسٹر جی کے ایسا لکھ دینے سے ہی وہ شلوک جعلی نہیں بن سکتے۔ ان کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ اپنے بیان کے ثبوت میں ناقابل تردید پرمان دیتے۔ اگر وہ شلوک ایسے موقعہ پر دیئے گئے ہوتے۔ جو ان کے مطابق نہیں یا کسی اور مضمون کا ذکر ہو رہا ہے - اور اس کے بیچ میں بغیر کسی تمہید کے ایک ایسا شلوک آگیا ہے۔ کہ جس میں مانس بھوننے کا ذکر ہے یا ساری رامائن میں ایک دو شلوک ہی ایسے پائے جاتے ہیں۔ جن کی تائید رامائن کے دوسرے واقعات سے نہیں ہوتی تب تو ماننا پڑے گا۔ کہ وہ شلوک شاید ملاوٹ ہوں لیکن اگر ایسا نہیں تو ماسٹر جی کو ماننا چاہیئے۔ کہ وہ شلوک اس وقت کے سچے واقعات کا سچا آئینہ ہیں۔ مثال کے طور پر انہوں نے دو باتوں سے ان شلوکوں کا جعلی ہونا ثابت کیا ہے۔

(۱) شری رام پرتگیا کے پکے تھے - اور بن باس جاتے وقت انہوں نے پرتگیا کی ؛

"چودہ برس نرجن بن میں رہوں گا۔ اور رشی لوگوں کی طرح کند مول پھل اہار کروں گا"

یہ بات نوٹ کر لینی چاہیئے۔ کہ اس شلوک میں "مانس کو تیاگ" کا کہیں ذکر نہیں۔ ماسٹر جی نے خود بخود ترجمہ کرتے ہوئے ملاوٹ کر دی ہے۔ اور اگر اس شلوک کی بنا پر ماسٹر جی یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ بھونے ہوئے ہرن شری رام نے بن میں نہیں کھائے ہونگے۔ چونکہ یہ ان کی پرتگیا کے برخلاف تھا۔ اگر وہ اس پرتگیا کو لفظی معنوں میں ہی لیتے ہیں۔ نہ کہ اس کے بھاؤ کو۔ تو اس سے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ شری رام نے ان ۔ دودھ وغیرہ کا سیون بھی نہ کیا ہوگا۔ کیونکہ اس شلوک میں کند مول پھل کا ذکر ہے - لیکن ان کا کہیں نہیں۔ دوسرے شمار سیتا کو لیتے ہوئے لنکا پر چڑھائی کرنے کی کہانی بھی ایک افسانہ ہے کیونکہ اس سے شری رام کی دوسری پرتگیا کا۔ کہ نرجن بن میں رہونگا" کا بھی بھنگ ہوتا ہے۔ اور رام چندر جی پرتگیا کے بڑے بھاری پابند تھے۔

دراصل پرتگیا کا بھاو ارتھ یا سپرٹ لینی چاہیئے۔ شری رام کا مطلب یہ تھا۔ کہ شہروں میں راجاؤں کے لئے جو پُرتکلف مرغن کھانے اعلےٰ پیمانوں پر تیار ہوتے ہیں۔ ان سے محروم رہتے ہوئے بھی وہ جنگل میں گذارہ کر لیں گے اور جنگل میں دستیاب ہونے والی اشیاء کا ہی سیون کرینگے۔ مانس تیاگنے کا ذکر نہیں ؛

ماسٹر جی کا ہوی کا ارتھ ہوم میں ڈالنے یوگ۔ پدارتھ لینا اور اس سے یہ سدھ کرنا کہ رامائن میں درج شدہ واقعات غلط ہیں۔ دراصل تواریخ کے مقابلہ میں ایک ڈکشنری رکھنا ہے ڈکشنریاں زبان کو محدود نہیں کرتیں۔ اور بہت دفعہ دیو بانک ارتھ ڈکشنری کے ارتھ کو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں ؛

ایک اور نکتہ قابل غور ہے۔ ماسٹر جی کے خیال میں شری رام نے مانس کو تیاگ کر کند مول پھل کھانے کی پرتگیا دہا رن کی۔ سوال اٹھتا ہے۔ کہ مانس کو تیاگ" کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر وہ مانس سیون نہیں کرتے تھے۔ اور ان کے کُل کے اور جاتی کے ممبر بھی مانس نہیں کھاتے تھے۔ تو اس صورت میں ان کا خاص طور پر شیر مانس کا ذکر کر کے کہنا کہ میں چھوڑ دونگا۔ ایک فالتو اور بے معنی پرتگیا بن جاتی ہے۔ اور اگر یہ پرتگیا بے معنی نہیں۔ تو یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان کے کُل اور جاتی کے ممبروں میں مانس کھانے کا عام رواج تھا ؛

ماسٹر جی کی سمجھ سے یہ بھی باہر ہے۔ کہ کرشن مہاراج مانس کیسے کھاتے تھے۔ اور اس کے لئے اگر وہ ان کی زندگی کے واقعات یا مہابھارت کے اقتباسات دیتے تو ان کا دعویٰ ماننے میں اعتراض نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن یہاں بھی ماسٹر جی تواریخی اصولوں کے برخلاف جاتے ہیں۔ ان کی نہایت عجیب دلیل یہ ہے۔ کہ جس سمیہ شستر دہاری ارجن میدان جنگ میں لڑنے سے ہٹنا چاہتا ہے۔ اس سمیہ کرشن جی نے اس کو کسی قسم کے مانس کھانے کی ہدایت نہیں کی۔ حیرانی یہ نہیں کہ کرشن جی نے میدان جنگ میں دونوں فوجوں کے درمیان کھڑے ہوتے ارجن کو دلیر بنانے کے لئے اتساہ دیتے ہوئے مانس کھانے کی ہدایت نہیں کی۔ حیرانی اس بات پر ہوتی اگر وہ ایسا کرتے ماسٹر جی شاید یہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ پرانے بزرگوں کو اتنی بھی سمجھ نہیں تھی۔ کہ موقعہ بھی دیکھ سکیں۔ گیتا کا اپدیش باورچی خانہ میں نہیں دیا گیا۔ بلکہ رن بھومی میں دیا گیا تھا۔ ارجن کے دل کی کمزوری اور چھوٹے سوہ کو مٹانے کے لئے کرشن جی مہاراج انکی آتما کو بلوان کر رہے تھے۔ رسوئی خانہ پر لیکچر نہیں دے رہے تھے ؛

رامائن اور مہابھارت میں گوشت خوری کا ذکر

مضمون کو ختم کرنے سے پہلے رامائن اور مہابھارت سے چند ایک اقتباسات دینا چاہتا ہوں۔ جس سے یہ سدھ ہوتا ہے۔ کہ اس وقت کے آریہ لوگ مانس آہار کیا کرتے تھے۔ اور وہ آریہ تھے۔ نہ کہ جینی ؛

(۱) چترکوٹ پر کٹیا کی پرتشٹا شری رام جی نے کالے ہرن کے مانس سے کی (۲) رامائن کانڈ ۵ سرگ ۴۲ شلوک ۲۲۔ "اے لچھمن کرشن مرگ کے مانس کو لے کر ہم کٹیا میں یگ کرینگے" اس طرح آگے ذکر آیا ہے۔ "جیسے رام جی نے کہا۔ ویسے لچھمن جی نے کیا۔ اور اس ہرن کو لچھمن جی نے جلتی آگ میں پھینک دیا۔ اور پھر شری رام جی نے کہا۔ کہ یہ سب مکمل اعضا یعنی انگ کا ثابت ہرن میں نے کباب کیا ہے" (۳) اسی طرح اندر پرست میں سبھا استھان کی پرتشٹا بھی مہاراجہ یدھشٹر نے براہمنوں اور دوسرے مہمانوں کی اروبھی مانس سے کی تھی -

"پرب ۲۰ ادھیائے ۴ شلوک ا و ۲ و ۳"

(ترجمہ) گھی شہد کے ساتھ کھیر سے کھانے یوگیہ مول پھلوں سے اور سور ہرن اور مختلف قسم کے مانسوں سے کھانے پینے چوسنے لائق چیزوں سے دس ہزار برہمنوں کا بھوجن کھلا۔ مہاراجہ یدھشٹر جی سبھا استھان میں داخل ہوئے ؛

مہابھارت ۳-۳-۵۴ "وہ مرگوں کے خواہشمند پانڈو وغیرہ زہریلے بانوں سے روزمرہ شکار کھیلتے۔ پتر۔ دیوتا۔ براہمنوں کو شاستر کی ہدایت کے مطابق ارپن کرتے ہوئے بن میں بستے رہے"

رامائن کانڈ ۲ سرگ ۹ شلوک ۲۷ "بن میں وہاں پوتر مرگ کو مار کر پکا کر ہون آدی سے فارغ ہو کر وہ تینوں یعنی سیتا۔ رام اور لچھمن درخت کے پتوں پر رکھ کر بھوجن کر کے رات بھر آرام سے رہے"

مہابھارت ۱۰-۲۶-۱۶ "ایک دفعہ سری کرشن و ارجن نے گھنے جنگل میں تیروں سے شیروں کو سوروں کو ہرنوں کو گینڈوں کو خرگوشوں کو اور تیتر وغیرہ پرندوں کو مارا" "گوشت کا پلاؤ اعلیٰ ترین خوراک گنی جاتی تھی۔ مہابھارت "میں گرے پڑے دانوں کو اور تل کی کھلی کو اور کبھی چاول مانس کھاتا ہوں"

اس طرح سینکڑوں پرمان دیئے جا سکتے ہیں جن سے سدھ ہوتا ہے۔ کہ مانس کے کھانے کا رامائن اور مہابھارت کے وقت آریہ لوگوں میں عام رواج تھا ؛ (پرکاش ۲ مئی ۱۹۲۶ء)

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمعیۃ العلماء اور عدم تعاون

اس وقت ہمارے سامنے وہ مذہبی فتویٰ موجود ہے۔ جس پر ہزار ہا علمائے کرام کے دستخط ثبت ہیں۔ اور جس میں سرکاری مدارس، سرکاری عدالتوں، سرکاری ملازمت اور خطابات اور کونسلوں وغیرہ کے متعلق مسلمانوں کو نہایت واضح مذہبی احکام کی رُو سے عدم تعاون کی ہدایت دی گئی ہے۔ اس اجتماعی فتویٰ کی موجودگی میں آج تک مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے

ا۔ طلباء سکولوں اور کالجوں کو ترک کریں۔

ب۔ سرکاری ملازم اپنے عہدے خالی کر دیں۔

ج۔ وکیل اور بیرسٹر پریکٹس چھوڑ دیں۔

د۔ مسلمان مظلوم عدالتوں سے فیصلہ نہ لیں۔

ہ۔ مسلمان کونسلوں میں نہ جائیں۔

و۔ مسلمان سرکاری اعزاز و خطاب ترک کر دیں۔

کیا آج مسلمانوں میں یہ استطاعت موجود ہے؟ کیا موجودہ حالت میں مسلمان سکولوں، عدالتوں، ملازمتوں اور کونسلوں کو چھوڑ سکتے ہیں؟ یا انہیں چھوڑنا چاہیئے۔ کیا اب تک جمعیۃ العلماء کی یہ رائے ہے۔ کہ مسلمان انہی معنوں میں گورنمنٹ انگریزی سے قطع تعلق کریں۔ جن کی طرف عدم تعاون کا موجودہ پروگرام ان کی رہنمائی کرتا ہے؟

یہ چند سوالات ہیں جن کا فیصلہ عامۃ المسلمین کی طرف سے ہو چکا ہے۔ اب صرف اس قدر باقی ہے۔ کہ جمعیۃ العلماء اس فیصلے کی توثیق کرے جہاں تک واقعات اور عمل کا تعلق ہے۔ غالباً جمعیۃ العلماء کا فتویٰ اسلامی ہندوستان میں ڈاکٹر کچلو اور مولانا عبد القادر قصوری کے سوا صحیح معنوں میں کہیں بھی نافذ و حاکم نہیں۔

عدم تعاون کا پروگرام تو موجود ہو۔ اور سات کروڑ مسلمانان ہندوستان سے بجز اس پر عمل کریں۔ صرف کچلو اور عبد القادر، کیا یہ فتویٰ کی تذلیل احکام خداوندی کی صریح خلاف ورزی نہیں؟ اور اگر ہے تو پھر مسلمانان ہندوستان کو ایسی عالمگیر رسوائی اور بدنامی اور معصیت و نجاست سے کیوں نجات نہیں دیجاتی؟

بقول ڈاکٹر محمد اقبال، گورنمنٹ انگریزی نے جس فتوے کو مقدمہ کراچی کی صورت میں ضبط کیا۔ فرزندان اسلام اس کو بہت پہلے سے عملی طور پر ضبط فرما چکے تھے۔ ضرورت ہے کہ جمعیۃ العلماء گورنمنٹ کی ضبطی کا نہیں۔ مگر مسلمانوں کی ضبطی کا ضرور احساس فرمائے اور نہایت واضح الفاظ میں پروگرام کے التوا کا اعلان کردے۔

(تنظیم ۶ مئی ۱۹۲۶ء)

اشتہارات

کان

کان کی تمام بیماریوں بہٹ، بہرہ پن، کم سننے آوازیں ہونے، درد، زخم، ورم، خشکی، پردہ کی کمزوری، بچوں بڑوں کے کان بہنے، نزلہ وغیرہ پر بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا روغن کرامات دوشنر طبیہ دوا ہے۔ جسے انگریزی ڈاکٹر لٹو ہیں۔ بیس سال تک کے بیمار اصلی صحت پا چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) اعتبار نہ ہو تب یہاں تشریف لا کر علاج کرلیجئے۔ دمہ اور مرگی کا بھی شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔ دھوکہ بازوں سے ہوشیار ہو کر عقل سے کام لیں۔ اپنا پتہ صاف لکھیئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے:

بہرہ پن کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت یو۔ پی

نسیاً منسیاً

درد سر کی بے خطا دوائی

ٹکیہ کھاتے ہی درد سر غائب

قیمت فی بکس (۲۴ خوراک) ایک روپیہ۔ چار بکس تین روپے فی ٹکیہ ایک آنہ۔ محصول ڈاک وغیرہ ایک بکس سے لیکر ۴ بکسوں تک چھ آنہ۔

پتہ:۔ حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی قلعہ سٹریٹ امرتسر

بی اے پاس کرو یا بیل چکی خریدو

آٹا فی گھنٹہ ۳۰ سیر پختہ پس جاتا ہے۔ دانہ فی گھنٹہ چار من دلا جاتا ہے۔ طاقتور ایک درمند دو بیل چلا سکتے ہیں۔ وزن مشین ۸ من پختہ۔ نرخ فی من بارہ روپیہ۔ مبلغ پچاس روپیہ بیانہ آنے پر مال روانہ کیا جاتا ہے۔

میاں مولا بخش اینڈ سنز بٹالہ پنجاب

اکسیر تسہیل ولادت کے متعلق ضروری اطلاع

اکسیر تسہیل ولادت کے مفید ہونے کا یہ کافی ثبوت ہے۔ کہ مقامی علاقہ میں بھی اس کی مانگ اس قدر زیادہ ہے کہ بیرونی فرمائشوں کی تعمیل کے لئے مشکل ہے۔ لیکن چونکہ اس کی مانگ دن بدن بڑھ رہی ہے ہمیں اس کا الگ دفتر مقرر کرنا پڑیگا۔ جس سے اس کے ترسیلی اخراجات بڑھ جائینگے اور ہمیں اس کی قیمت میں اضافہ کرنا پڑیگا۔ جو دوست منگانا چاہیں قیمت بڑھنے سے پہلے فوراً منگا لیں۔ ابھی اس کی وہی سابقہ قیمت صرف دو روپیہ معہ محصولڈاک ہے۔

(منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا)

(اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲)

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج درجہ چہارم جھنگ

بمقدمہ

لدھا رام ولد میاداس گوکنانی سکنہ گھیانہ مدعی بنام نورا ولد نامعلوم وغیرہ مدعا علیہم

دعوےٰ ۱۸۰ روپے بروئے بہی

اشتہار بنام نورا ولد نامعلوم و بھیکو و خان پسران نورا اقوام سیال سکنائے پیروالہ تحصیل شورکوٹ۔

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہم دیدہ و دانستہ تعمیل سمنات سے گریز کرتے ہیں لہذا ان کے نام اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۱۱-۶-۲۶ کو حاضر عدالت ہو کر پیروی کریں۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی

۱۴-۵-۲۶ مہر عدالت دستخط حاکم

تریاق چشم رجسٹرڈ

اور

چوہدری احمد الدین صاحب پلیڈر امیر جماعت احمدیہ گجرات

محبی مرزا حاکم بیگ صاحب موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ گجرات

میں نے آپ کا ایجاد کردہ تریاق چشم آزمایا ہے۔ میں نے اس کو نہایت مفید اور موثر پایا ہے۔ ہماری خادمہ کی آنکھیں دکھتی تھیں مارے درد کے بیتاب تھی۔ دو تین دفعہ تریاق چشم کے ڈالنے سے اس کی آنکھیں بالکل اچھی ہو گئیں۔

۲۶ دسمبر ۱۹۲۵ء کی رات کو قادیان جانے کے لئے میں گاڑی میں سفر کر رہا تھا۔ ایک آدمی میرے والے کمرے میں بیٹھا تھا۔ اس کی آنکھیں خراب تھیں۔ سرخی اور رگڑ سے سخت تکلیف میں تھا۔ دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا۔ اتفاق سے ایک شیشی تریاق چشم کی میری جیب میں تھی۔ جو آپ نے ایک شخص کو پہنچانے کے لئے مجھے دی تھی۔ میں نے اس بیمار کو تریاق چشم میں سے رتی بھر دوائی ڈالی۔ دس منٹ کے بعد اس کو بالکل آرام ہو گیا۔ گاڑی میں جتنے آدمی بیٹھے تھے۔ تریاق چشم کا معجزانہ اثر دیکھ کر حیران ہو گئے۔ میں نے ایسی سریع الاثر دوائی کبھی نہیں دیکھی۔ میں آپ کو بڑی خوشی سے بغیر آپ کی درخواست کے یہ سرٹیفکیٹ دیتا ہوں۔ خاکسار احمد الدین پلیڈر۔ گوجرات پنجاب ۱-۶-۲۶

قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپے۔ علاوہ محصولڈاک وغیرہ موازی ۸ ر بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم (رجسٹرڈ) گڑھی شاہدولہ صاحب گوجرات (پنجاب)

(اشتہارات)

قادیان میں سکنی اراضیات

قادیان کی نئی آبادی کے مختلف محلہ جات میں مختلف موقعوں پر قطعات اراضی قابل فروخت موجود ہیں۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت کریں +

خاکسار: مرزا بشیر احمد قادیان دار الامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حب اٹھرا

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہیں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہو گئی ہو (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہو (۶) جن کے بچے کمزور بدصورت پیدا ہوتے ہوں اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ انکے لئے ان گودھری گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے فی تولہ عہ تین تولہ کے لئے محصولڈاک معاف چھ تولہ تک خاص رعایت

سرمہ نور العین

اس کے اعلیٰ اجزا موتی و مامیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پھولا۔ ضعف چشم۔ پڑوال کا دشمن ہے۔ موتیابند کو دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیدار پانی کے روکنے میں بے مثال ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر تحفہ ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور نہ پیدائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ (عہ)

مفرح عروس زندگی

معدہ کے تمام نقصوں کو دور کرنے والی مقوی دماغ محافظ روشنی چشم۔ نسیان کی دشمن۔ جگر کو طاقت دینے والی جوڑوں کے درد نقرس کے درد سینہ کو مضبوط بنانیوالی مقوی اعضاء رئیسہ دوائی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ ؎

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ مسوڑھے ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آ گئے ہوں دانتوں سے خون آتا ہو۔ یا پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ اور زرد رنگ ہو گئے ہوں۔ اور منہ میں پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے یہ سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ ؎

المشتہر

نظام جان حکیم اللہ جان معین الصحت قادیان

ایک ہزار روپیہ نقد لیجئے

یہ امر تو اب اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔ کہ ہمارا ساختہ موتی سرمہ (رجسٹرڈ) ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ناخونہ۔ ابتدائی موتیابند غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے ؛

ریلوے انسپکٹر کی شہادت :۔ جناب بابو فقیر اللہ صاحب پی ڈبلیو انسپکٹر گوڑہ ککش لکھتے ہیں۔ کہ میں نے کئی اشتہاری سرمے استعمال کئے۔ کچھ فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپ کے سرمہ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اسکے چند روز کے استعمال سے اب میں بغیر عینک کے لکھ پڑھ سکتا ہوں۔ اللہ آپ کو اس کا اجر عظیم دے۔ فائدہ عام کیلئے آپ یہ شہادت ضرور شائع کر دیں اور ایک تولہ سرمہ اور جلد بذریعہ وی پی بھیج دیں ؏ اس شہادت کو جعلی ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپیہ نقد دیا جائیگا۔

المشتہر: مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

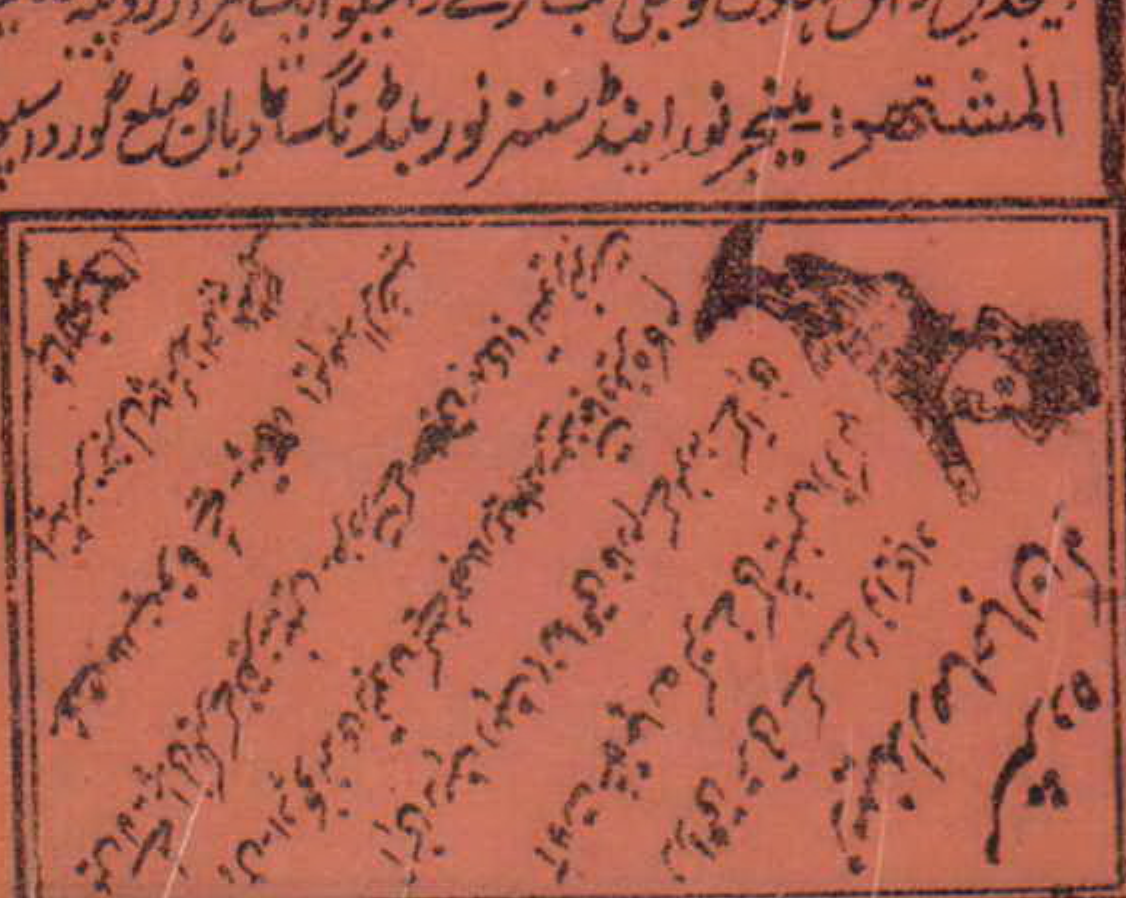

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

لاہور اور امرت سر کے درمیان سفر کرنے والے مسافروں کی سہولت کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ۹۵ اپ پسنجر (No: 95 up Passenger) جو صرف گوردا سپور اور امرت سر کے درمیان چلتی ہے یکم جون ۱۹۲۶ء سے لاہور تک بھی جائے۔ اس کے لئے مفصلہ ذیل اوقات مقرر کئے گئے ہیں:-

امرت سر	آمد	۳۶ منٹ	۱۶ گھنٹہ
"	روانگی	۱۰ "	۱۷ "
لاہور	آمد	۱۰ "	۱۸ "

اور ایک مزید گاڑی لاہور سے واپسی کے لئے ۵۰ منٹ ۱۸ گھنٹہ پر چلے گی جو ۲۵ منٹ ۲۰ گھنٹہ پر امرت سر پہنچا کریگی۔

درمیانی اسٹیشنوں کے اوقات کے لئے سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کریں یا اس ٹائم ٹیبل کو مطالعہ کریں جو سٹیشنوں پر چسپاں کیا گیا ہے۔

این ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور۔ مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۲۶ء } دستخط۔ لفٹنٹ کرنل سی ایس ایم سی داٹسن۔ آر۔ ای

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

دس امیدواروں کی ضرورت ہے

گورنمنٹ۔ محکمہ جات ریل و ٹیلیگراف کے متعلق حیرت انگیز تیاری۔ مفت خوراک و رہائش کا انتظام۔ تعلیم۔ کتابیں و سٹیشنری مفت ملے گی۔ کرایہ ریل بھی دیا جائیگا۔ قواعد داخلہ چار آنے کے ٹکٹ آنے پر ارسال ہونگے۔

ڈائرکٹر۔ انڈیا سروس بورڈ۔ دہلی۔

ایک مضمون نگار کو سو روپیہ

دے کر مضمون لکھایا گیا ہے۔ آپ جون کا رسالہ "بہارستان" دیکھکر یہ بتائیں۔ کہ وہ کونسا مضمون ہے۔ جس کا صحیح جواب ٹھیک ۱۰ جون کے دن سب سے پہلے موصول ہوگا۔ اس کو

۲۵ روپے

انعام دیا جائے گا۔ ٹھیک سے زیادہ صحیح جواب موصول ہونے پر بذریعہ لاٹری فیصلہ کیا جائے گا۔

منیجر رسالہ بہارستان مزنگ لاہور

ممالک غیر کی خبریں

حکومت ٹرکی نے ایک سرکاری اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا ہے۔ کہ آئندہ سے تمام مشروعات روحیہ اور الکحل کی تیاری اور بیع و فروخت حکومت کیا کریگی اور حکومت ہی ان کی قیمت مقرر کرے گی اس قانون کا نفاذ یکم جون سے ہوگا۔ حکومت نے شراب کی تیاری اور بیرون ملک بھیجنے کی بھی اجازت دیدی ہے "الاہرام" مصر)

لنڈن ۲۲ مئی۔ اخبار "ویسٹ منسٹر گزٹ" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر ایبن کا بیم نے ایک جہاز میں اس قسم کا ایک آلہ لگا لیا ہے۔ کہ جہاز سمندر میں بھی اتر سکے گا۔

لنڈن ۲۲ مئی۔ ایم سرنج یود نوچ کے متعلق جو روس میں کبھی فوجی ڈاکٹر تھے اور حال میں پیرس میں فاقہ کی مصیبت اٹھا رہے تھے، ایک عجیب و غریب داستان بیان کی جاتی ہے۔ پیرس میں انہوں نے ایک سینما میں تاجدار ایران کی تخت نشینی کا سماں دیکھا۔ اور رضا شاہ پہلوی کو پہچانا۔ کہ انہوں نے روسی فوج میں ایک سپاہی کی حیثیت سے کام کیا تھا۔ ڈاکٹر مذکور نے سینما دیکھنے کے بعد ہی شاہ موصوف کے پاس ایک درخواست بھیجی۔ جس کے جواب میں انہیں فوراً دربار ایران کا شاہی طبیب مقرر کر دیا گیا۔

قاہرہ ۲۴ مئی۔ ٹائمز کا نامہ نگار قاہرہ سے لکھتا ہے کہ سعد پاشا زغلول کی صحت اس امر کی اجازت نہ دیگی۔ کہ وہ قلمدان وزارت عظمیٰ قبول فرمائیں۔ ممکن ہے عدلی پاشا بہ حیثیت وزیر اعظم کابینہ مرتب کریں۔

رگبی ۲۵ مئی۔ وسٹ منسٹر ٹائمز کی تعطیل کے دوران میں کوئلہ کی مشکلات میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی۔ حکومت کی طرف سے تصفیہ کے لئے پیش کردہ شرائط کو قبول کرنے سے انکار کے بعد مالکان کان اور کانکنوں کی انجمن کے پاس وزیر اعظم کا خط آیا ہے۔ جس میں دونوں جماعتوں کے طرز عمل پر اچھی طرح نکتہ چینی کی گئی ہے۔ وزیر اعظم نے مالکان کان کو خط لکھا ہے۔ اس میں ان کے رویہ پر اظہار افسوس کیا ہے۔ اور اس سے اپنی ناراضگی ظاہر کی ہے۔ اور مالکان نے کوئلہ کی صنعت میں جن دقتوں کا ذکر کیا تھا۔ اسے وزیر اعظم نے "سیاسی مداخلت" سے تعبیر کیا ہے۔

ٹوکیو ۲۵ مئی۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ علاقہ ہوکیڈو (جاپان) میں کوہ ٹوکاچی سے جو ایک خاموش جوالا مکھی تھا۔ پانی نکلنے سے دو سو آدمی ڈوب گئے۔ اور ڈیڑھ ہزار آدمی بے خانماں ہیں۔

فاس ۲۳ مئی۔ اب تک عبد الکریم کی قسمت کے فیصلہ کا راز حل نہیں ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ طنجہ بھاگ گئے ہیں۔ جہاں وہ گرفتاری سے محفوظ رہیں گے۔ کیونکہ وہ غیر جانبدار علاقہ ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ فرانسیسیوں نے صاحب موصوف کو گرفتار کر لیا ہے۔ دوسری خبروں سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کسی پہاڑی قبیلہ میں جا کر پناہ لی ہے۔

(ٹائمس آف انڈیا بحوالہ برٹش یونائیٹڈ پریس)

نیویارک ۲۱ مئی۔ ایک عربی باشندے کو جس نے ایک عورت کو مار ڈالا تھا۔ پھانسی کی سزا دی گئی ہے۔ اسے شہر نیوزن میں ایک گیس کی کوٹھری میں ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا۔ اس کے بعد ایک قسم کی زہریلی گیس چھوڑی گئی۔ جس کے بعد ملزم تین منٹ میں نہایت آسانی سے مر گیا۔

رگبی ۲۰ مئی۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۹ جون کو ہارس گارڈ پریڈ پر شہزادہ ویلز لارڈ کچنر کے مجسمہ کے نقاب کشائی کی رسم ادا کرینگے۔

لنڈن ۲۴ مئی۔ کل سے ہوائی راستہ کے ذریعہ سے لنڈن کو مارسیلز کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔ اور اس طرح لوگ صبح کا ناشتہ کر کے لنڈن سے روانہ ہونگے۔ اور شام کے پانچ بجے بحیرہ روم کے اس بندرگاہ پر پہونچ جائیں گے۔

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ ۲۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ بنگال نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ سے محکمہ رجسٹری میں مسلمانوں کیلئے ۵۰ فیصدی ملازمتیں محفوظ کی جائیں۔

دہلی ۲۱ مئی۔ مسٹر ای۔ ایچ سکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے۔ چونکہ میرے علم میں لایا گیا ہے۔ کہ مختلف پوسٹر اور رسالے جن کا اثر امن عامہ کے قیام کے منافی ہے۔ دہلی میں نکل چکے ہیں۔ اور نکالے جاتے ہیں۔ اور اس قسم کے پوسٹروں اور رسالوں کی طباعت اور اشاعت اگر جاری رہی۔ تو نقض امن کا بہت بڑا امکان ہے اس لئے میں حکم دیتا ہوں۔ کہ آج کی تاریخ سے دو مہینے تک کوئی پوسٹر یا رسالہ بجز خالص تجارتی اشتہار کے دہلی کے حدود کے اندر نہ چھاپا جائیگا نہ تقسیم کیا جائے گا۔ تاوقتیکہ وہ پہلے میرے پاس نہ بھیجا گیا ہو۔ اور مجھ سے اجازت نہ لی گئی ہو۔

امرت سر ۲۴ مئی۔ شہر میں پلیگ کی وبا زور شور سے اپنا کام کر رہی ہے۔ اور اس مرض سے اموات کی تعداد بڑھ جانے سے بہت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ بہت سے

(منشی عبد الرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)